عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۶ | ۲۰ تا ۲۷/ ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/ دسمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ:۴۵

فلم "خدا کے لئے" قہر الٰہی کو دعوت

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل اور روزے

نیک عورت کے فضائل و مناقب

ثمرات قربانی سے کامیاب کاروبار

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

عدالت کی یکطرفہ کارروائی

فیصل احمد، راولپنڈی

س:...... اگر عدالت کے ذریعے کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو کیا اس صورت میں اس عورت کو عدت گزارنا ضروری ہے؟ واضح رہے کہ وہ شوہر سے آٹھ مہینے سے الگ رہ رہی ہے، یعنی اپنے والدین کے ساتھ ہے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... عدالت کی طرف سے یکطرفہ کارروائی والی خلع طلاق شمار نہیں ہوتی، اس لئے جب تک عدالت کے فیصلہ کی کاپی نہ دیکھی جائے اس وقت تک یہ فیصلہ مشکل ہے کہ اس خاتون کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں؟ عدت کا مسئلہ تو اس کے بعد کا ہے۔

تاہم چاہے کتنا عرصہ بھی خاتون اپنے شوہر سے جدا رہی ہو، جب اسے طلاق ہوگی تو اس پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

استخارہ خود کریں

مقصود احمد شیخ، حیدرآباد

س:...... میں نے دو سال پہلے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے بھائی کے گھر کیا، اس میں میری بیٹی کی مرضی شامل نہیں تھی، اس کو منایا اور یہ رشتہ ہوگیا، پھر کچھ ایسے حالات ہوئے کہ مجھے اپنی بیٹی کا یہ رشتہ توڑنا پڑا، جبکہ میری بیٹی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وہاں شادی ہو۔ اب اس کے لئے ایک رشتہ آیا ہوا ہے، خاندان والے اس رشتے کے خلاف نہیں، اس بارے میں مجھے استخارہ کروانا ہے کہ یہ رشتہ مناسب ہے یا نہیں؟

ج:...... استخارہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا یا مشورہ طلب کرنا، اس لئے آپ یا آپ کی بیٹی ہی استخارہ کریں، اور مسنون استخارہ کا طریقہ بہشتی زیور میں موجود ہے۔ آج کل جو استخارہ کے اشتہارات آتے ہیں، ان پر اعتماد کرنا کم از کم مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ لوگ دیکھا جائے تو کاروباری ہیں اور کاروباری لوگوں پر اس خالص دینی معاملہ میں اعتماد کرنا اپنے اور بچوں سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

اس پر دم نہیں

انور منصور، جدہ (سعودی عرب)

س:...... میں جدہ میں مقیم ہوں، میں نے یہاں حج کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ حج کے پہلے دن غلطی سے میں نے ایک مچھر کو ماردیا، کیا اس پر بھی کوئی دم ہے؟

ج:...... اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں ہے۔

قطع تعلق نہ کریں

امبرین حمید، لاہور

س:...... میرے شوہر کا اپنے ماموں سے جھگڑا ہوا اور اس کے ماموں نے ہاتھ بھی اٹھایا، اب وہ اپنے ماموں سے ناراض ہیں اور مجھے بھی منع کیا ہے کہ ان سے بات مت کرو، اس کے ساتھ میرے والدین کو بھی منع کیا ہے کہ ان کے ماموں سے قطع تعلق کریں۔ ان کے ماموں میرے والد کے چچازاد بھائی بھی ہیں۔ اب میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے والد بھی تعلق نہ رکھیں اور مجھے سختی سے کہا ہے کہ اگر میرے والدین نے ان کے ساتھ تعلق رکھا تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے یعنی میرا گھر تباہ ہوجائے گا، ان حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... آپ کے شوہر کا محض اپنی ذات کے لئے قطع تعلق کرنا درست نہیں ہے، تاہم آپ قطع تعلق کی نیت تو نہ کریں مگر گھر بچانے کے لئے احتیاط کریں اور نیت رکھیں کہ اگر کبھی ملاقات ہوگئی تو ان سے مل لوں گی اور اگر ان کو کسی مدد کی ضرورت ہوگی تو مدد کروں گی۔ اس طرح کرنے سے انشاء اللہ قطع تعلق کے وبال سے بچ جائیں گی۔

طلاق بالمعاوضہ خلع ہے

عائشہ بتول، کراچی

س:...... میں اپنے شوہر سے طلاق لے رہی ہوں، عدالت میں خلع کی درخواست نہیں دی، کیونکہ طلاق میں خود مانگ کر لے رہی ہوں، تو کیا اس کو خلع کہا جائے گا؟ اور مجھے خلع کی عدت گزارنی ہوگی یا نہیں؟

ج:...... اگر آپ طلاق کے عوض میں شوہر کو حق مہر معاف کردیں یا کسی معاوضہ کے بدلے طلاق لے لیں تو یہ خلع ہوگا۔ جس طرح طلاق کی عدت گزارنا ہوتی ہے، اسی طرح خلع کی بھی عدت ہوتی ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۶ شمارہ: ۴۵ ۲۰ تا ۲۷ / ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷ / دسمبر ۲۰۰۷ء

اس شمارے میں

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل اور روزے	۳	اداریہ
فلم "خدا کے لیے"..... قہر الٰہی کو دعوت	۷	مولانا سعید احمد جلال پوری
دجل و فریب	۱۱	علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ
ملی قیادت کا نازک کام	۱۶	مولانا شمس الحق ندوی
طیب یا خبیث	۱۹	افتخار احمد (کولون، جرمنی)
نیک عورت کے فضائل و مناقب	۲۱	مولانا محمد اسلم

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

مولانا سعید احمد جلال پوری دارنہ

عشرۂ ذوالحجہ کے فضائل اور روزے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی نجاتِ آخرت اور فوز وفلاح کے لئے بہت سارے اسباب ووسائل مہیا کئے ہیں، اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ میرے بندے جہنم کا ایندھن بنیں، اس لئے انہوں نے نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کو ایسے اعمال وافعال کی طرف متوجہ فرمایا جو محنت ومشقت کے اعتبار سے اگرچہ بہت معمولی ہیں، مگر اجر وثواب کے اعتبار سے وہ ہمالیہ سے بڑھ کر ہیں۔

بلاشبہ رحمت حق بہانہ می جوید کے مصداق اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کو معاف کرنے اور بخشنے کے بہانے تلاش کرتی ہے۔ چنانچہ کہیں رمضان شریف میں رحمت، مغفرت کی بہار ہے تو کہیں عشرہ اخیرہ میں جہنم سے آزادی کے پروانوں کی تقسیم، کہیں لیلۃ القدر میں ہزار مہینوں کی عبادت سے زیادہ ثواب کا انعام تو کہیں روزہ کو جہنم کی ڈھال قرار دیا گیا۔ کہیں عید کی رات کو انعام کی رات فرمایا گیا تو کہیں عید کے دن تمام روزہ داروں اور عید پڑھنے والوں کی مغفرت پر فرشتوں کو گواہ بنایا جارہا ہے، کہیں رمضان کے ساتھ شوال کے چھ روزوں کو صیام الدہر...... ہمیشہ کے روزے...... کہا گیا، کہیں قرآن اور رمضان کو سفارشی قرار دیا گیا تو کہیں تراویح اور رمضان کی نوافل پر فرائض کا ثواب دینے کی نوید سنائی گئی، کہیں نماز کو معراج مومن فرمایا گیا تو کہیں حج مبرور کو تمام گناہوں کی معافی کا ذریعہ فرمایا گیا، کہیں قربانی اور اس کے بال وکھال کو میزانِ عمل کو جھکانے کا ذریعہ فرمایا گیا تو کہیں قربانی کے جانور کو پل صراط کی سواری قرار دیا گیا۔ غرض مختلف بہانوں سے انسان کی مغفرت وبخشش کے سامان کئے گئے اور اس کو نجاتِ آخرت کی طرف متوجہ فرمایا گیا۔

ٹھیک اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حج کی فضیلت سے محروم رہنے اور اس کے اسباب ووسائل کی طاقت نہ رکھنے والوں کو گھر بیٹھے بیٹھے عشرہ ذوالحجہ میں ایسے اعمال سے سرفراز فرمایا ہے کہ وہ بھی کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ وہ بھی اپنی آخرت سنوارنے میں کسی حسرت ویاس اور ناامیدی کا شکار نہ ہوں، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ ذوالحجہ کے روزوں اور دوسرے اعمال کی فضیلت سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کو ذیل میں نقل کردیا جائے:

الف:...... ”عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر، فقالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا الجہاد فی سبیل اللہ! الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک بشئی۔“

ترجمہ:...... ”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں کہ اس میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذوالحجہ میں کئے گئے اعمالِ صالحہ سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو، عرض کیا گیا کیا جہاد فی سبیل اللہ کا عمل بھی نہیں؟ فرمایا ہاں جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان ومال کے ساتھ جہاد پر نکلا اور پھر واپس نہ آیا...... یعنی اپنے مال سمیت شہید ہوگیا تو اس کا عمل عشرۂ ذوالحجہ میں کئے گئے اعمالِ صالحہ سے افضل ہے۔“

ب:...... ”عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ، یعدل صیام کل یوم منھا صیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر۔“ (ترمذی ص:۱۵۸، ج:۱)

ترجمہ:......’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں کہ اس میں عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو عشرہ ذوالحجہ میں کی گئی عبادت سے زیادہ محبوب ہو......عشرہ ذوالحجہ......میں رکھا گیا ایک روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اوراس کی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔‘‘

ج:......’’عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ قال: سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفة قال: یکفر السنة الماضیة و الباقیة۔‘‘ (ریاض الصالحین،ص:۳۸۲)

ترجمہ:......’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ......نوذوالحجہ......کے روزہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس کے ذریعہ گزشتہ اور آنے والے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔‘‘

د:......’’عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ قال: رجل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف تصوم؟...... ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاث من کل شهر رمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر کله، جام یوم عرفة احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبله و السنة التی بعده۔‘‘ (صحیح مسلم،ص:۳۶۷،ج:۱)

ترجمہ:......’’حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اوراس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارہ میں سوال کیا......اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے......ایام بیض......اور رمضان سے رمضان تک یہ صیام دہر ہیں، اور عرفہ......نو ذوالحجہ......کے روزہ کے بارہ میں مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کو اگلے اور پچھلے ایک ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنادیں گے۔‘‘

دس ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی کا دن ہے، مگر قدرت الٰہیہ کا کرشمہ دیکھئے نودن رکھنے میں اللہ تعالیٰ پورے دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ حاجی کو چونکہ نو ذوالحجہ کو عرفات جانا ہوتا ہے، اس لئے اندیشہ مشقت کے پیش نظر اس کو بھی روزہ رکھنا مکروہ ہے، لیکن غیر حاجی کو اس دن کسی قسم کی کوئی مشقت نہیں ہوتی، اس لئے اس کو اس فضیلت سے محروم نہیں رہنا چاہئے۔

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل میں جہاں متعدد احادیث مبارکہ وارد ہیں وہاں بعض علماء کرام کے نزدیک سورۂ فجر کی پہلی تین آیات: ’’والفجر، ولیال عشر، والشفع والوتر ‘‘......قسم ہے فجر کی، اور قسم ہے دس راتوں کی اور قسم ہے جفت اور طاق کی......’’ بھی اس عشرہ ذوالحجہ کی فضیلت سے متعلق ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے ان دس راتوں کی قسم کھائی ہے، چنانچہ حضرت مولانا عبدالحمید سواتی دامت برکاتہم اپنی تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں نقل فرماتے ہیں:

’’بعض فرماتے ہیں کہ فجر سے مراد عیدالاضحیٰ کی فجر ہے، جو کہ یوم النحر یعنی قربانی کا دن ہے، اور دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ اللہ کے نزدیک عمل صالح جس قدر ان دنوں میں مقبول ہے کسی دوسرے دنوں میں نہیں۔

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دس راتوں کی عبادت لیلۃ القدر جیسی فضیلت رکھتی ہے، ان ایام میں اللہ کا خاص تقرب حاصل کیا جاتا ہے......اس کے بعد فرمایا: والشفع والوتر ......قسم ہے جفت اور طاق کی......بعض فرماتے ہیں کہ جفت سے مراد ذوالحجہ کے دس دن ہیں اور طاق سے مراد دسویں تاریخ کے علاوہ پہلے نو دن ہیں، نو کا عدد طاق ہے اور جب دسویں تاریخ آگئی تو یہ جفت بن گیا......‘‘

(معالم العرفان،ص:۲۵۵،۲۵۶،ج:۲۰)

خلاصہ یہ کہ عشرہ بہت ہی برکت والا ہے، اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اوراس میں کیا گیا ایک ایک عمل سال بھر کے دوسرے دنوں کے اعمال سے افضل و برتر

ہے، بلکہ ان دنوں کی راتیں لیلۃ القدر جیسی فضیلت رکھتی ہیں، اس لئے مسلمانوں کو ان کی قدردانی کرنی چاہئے ان دس دنوں کی فضیلت میں حافظ منذریؒ نے اپنی کتاب ترغیب میں متعدد روایات نقل فرمائی ہیں، ان میں سے چند ایک درجہ ذیل ہیں:

۱:...... ’’حضرت قتادہ بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جس نے عرفہ...... نو ذوالحجہ...... کا روزہ رکھا، اس کے ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔‘‘ (ترغیب ص:۱۱۲)

۲:...... ’’حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عرفہ...... نو ذوالحجہ...... کا روزہ رکھا اس کے لگاتار دو سالوں کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔‘‘ (ترغیب ص:۱۱۲)

۳:...... ’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عرفہ...... نو ذوالحجہ...... کا روزہ رکھا، اس کے اگلے اور پچھلے ایک ایک سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔‘‘ (ترغیب ص:۱۱۲)

۴:...... ’’حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نو ذوالحجہ کے دن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا: مجھے پانی پلایا جائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے...... کسی بچے سے...... فرمایا: اسے شہد پلاؤ، پھر فرمایا: مسروق تجھے روزہ نہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں! اس لئے کہ مجھے اندیشہ تھا کہ آج کا دن کہیں قربانی کا دن نہ ہو، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے مسروق! کیا آپ نے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن...... کے روزہ...... کو ایک ہزار دن کے برابر سمجھتے تھے؟‘‘ (ترغیب ص:۱۱۲)

۵:...... ’’بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نو ذوالحجہ کے روزہ کو ہزار دنوں کے روزوں کے برابر شمار کیا کرتے تھے۔‘‘ (ترغیب ص:۱۱۲)

۶:...... ’’حضرت سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نو ذوالحجہ کے روزے کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس دن کے روزہ کو دو سال کے روزوں کے برابر شمار کیا کرتے تھے۔‘‘

(ترغیب ص:۱۱۲،۱۱۳)

الغرض عشرہ ذوالحجہ نہایت اہم ہے اس کے دن اور راتیں قابل قدر ہیں، اللہ تعالیٰ اگر توفیق عطا فرماویں اور صحت وعافیت ساتھ دے تو یکم سے نو ذوالحجہ تک دن کو روزہ رکھا جائے اور رات کو حسب استطاعت نوافل وتہجد کا اہتمام کیا جائے، کیونکہ ارشاد نبوی کی رو سے ان دنوں کی راتیں لیلۃ القدر کی سی فضیلت رکھتی ہیں، اور جو لوگ ضعیف، کمزور یا معذور ہوں ان کو کم از کم ذکر وتلاوت کا اہتمام تو ضرور کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان قیمتی لمحات اور اوقات کی قدردانی کی توفیق نصیب فرمائے اور ان کی برکات سے ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

اسی عشرہ ذوالحجہ کے اندر سب سے آخری رات عیدالاضحیٰ کی رات ہے کم از کم اس کی برکات سے تو کسی مسلمان کو محروم نہیں رہنا چاہئے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتوں کو جاگ کر گزارنے اور اس میں عبادت کرنے کی بطور خاص ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جو شخص عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتوں کو محض اخلاص اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے جاگ کر گزارے...... عبادت کرے...... گا، اس دن اس کا دل نہیں مرے گا، جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔‘‘ (ترغیب ص:۱۵۳)

اس لئے حسب طاقت اس رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ وانابت کے ساتھ اپنی دنیا وآخرت کے تمام معاملات کی دعا کی جائے اور بطور خاص ان کے رضا اور خاتمہ ایمان کی درخواست کی جائے تو انشاء اللہ محرومی نہیں ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولانا سعید احمد جلال پوری

فلم "خدا کے لئے"

قہر الٰہی کو دعوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی جو جو علامات ارشاد فرمائی ہیں، کسی قدر معمولی غور و فکر سے دیکھا جائے تو وہ منظر قریب قریب اب ہمارے سامنے ہے، اور ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمارا دور کہیں وہی نہ ہو، نہیں تو وہ دور ہم سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عن موسیٰ بن ابی عیسیٰ المدینیؒ: قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کیف بکم اذا فسق فتیانکم وطغیٰ نسآکم؟ قالوا یا رسول اللہ! وان ذالک لکائن؟ قال نعم و أشد منہ، کیف بکم اذا لم تأمروا بالمعروف وتنھوا عن المنکر؟ قالوا یا رسول اللہ وان ذالک لکائن؟ قال نعم و اشد منہ کیف بکم اذا رأیتم المنکر معروفاً والمعروف منکراً۔"

(کتاب الرقائق، ابن مبارک ص:۴۸۴)

ترجمہ:...."اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے نوجوان بدکار ہوجائیں گے، اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں، اور اس سے بڑھ کر، اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا: جب نہ تم بھلائی کا حکم کروگے، نہ برائی سے منع کروگے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں، اور اس سے بھی بدتر، اس وقت تم پر کیا گزرے گی؟ جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے۔"

ہمارے معاشرے کی بدلتی قدروں اور شر و فتنہ کی نت نئی شکلوں کا جائزہ لیجئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صادق آتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اب ہم جس طرح بڑی بڑی برائیوں اور فحاشی و غلاظت کی ایمان شکن کارروائیوں کو صبر و تحمل سے برداشت کر رہے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے ایمان و ایقان کی قوت مدافعت جواب دے چکی ہے اور ہمارے دلوں سے ایمانی غیرت اور دینی حمیت رخصت ہوچکی ہے، اور ہماری ایمانی روح مرچکی ہے۔ ہم ذلت و ادبار کی کس گہرائی میں گر چکے ہیں، دین و مذہب سے کس قدر دور جا چکے ہیں؟ اور ہوا و ہوس پرستی، عریانی، فحاشی، راگ باجے اور خواہش نفس کے سامنے اس قدر مجبور ہوچکے ہیں، کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو ناجائز و حرام قرار دیا تھا، ہم پوری قوت و طاقت سے ان کو حلال و جائز قرار دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ: "بعثت بکسر المزامیر" (کنز العمال ص:۲۲۶، ج:۱۵)...... میں آلاتِ لہو و لعب کو توڑنے...... اور گانے بجانے کو مٹانے...... کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں...... مگر اس کے برعکس ابنائے کفر اور ذریتِ ابلیس نے ہمیں اپنی مخصوص حکمت عملی اور عیاری سے نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن اور سنت کے مقابلہ میں لاکر کھڑا کردیا اور ہم خدا کے نام سے منسوب فلم "خدا کے لئے" کے عنوان سے پورے دین و مذہب اور شریعت کا مذاق اڑانا شروع ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

چنانچہ نئی نسل کو دین و مذہب اور علماء سے متنفر و باغی کرنے، داڑھی، ارتداد کی شرعی سزا، اسلامی لباس، مذہبی عسکریت پسندی، طالبان کی

اسلام پسندی کی برائی، قباحت اور شناعت دلوں میں بٹھانے کے علاوہ موسیقی کی حلت، مسلم لڑکی کے غیر مسلم سے نکاح، اوباش و آوارہ زندگی، بے حیائی و بے شرمی اور خواتین کی مادر پدر آزادی پر مشتمل ایک فلم بنوائی گئی، جس کا نام سن کر ہی دانتوں پسینہ آجاتا ہے کیونکہ: ”برعکس نہند نام زنگی کافور“ کے مصداق جس فلم میں اللہ سے عداوت و بغاوت اور کفر و طغیان کی تعلیم دی گئی ہو، اس کا نام ”خدا کے لئے“ رکھ کر کیا نعوذ باللہ! اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت نہیں دی جارہی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب اور قہر کو جوش آئے اور ہم سب ہی نشانِ عبرت بن جائیں؟

اس فلم کی ویب سائٹ اور اخباری اطلاعات کے مطابق اس فلم کا پس منظر یہ ہے کہ ایک گلوکار کو اللہ تعالیٰ نے کسی بندہ خدا کی برکت سے ہدایت نصیب فرمائی تو اس نے گانے بجانے اور ڈھول تماشے کی گناہ آلود زندگی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ کر دین و شریعت کی زندگی اپنائی، جب اس نے اس غلیظ زندگی اور غلاظت بھرے ماحول سے توبہ کرکے معصیت کی جگہ طاعت، گناہ کی جگہ نیکی، بغاوت کی جگہ اطاعت، دنیا کی جگہ آخرت، ظلم کی جگہ عدل، ہوا و ہوس کی جگہ دین و شریعت، گمراہی کی جگہ ہدایت کو اپنالیا اور ان کی دعوت و تبلیغ شروع کردی، تو ذریت ابلیس کے سینے پر سانپ لوٹنے لگے، ان سے یہ برداشت نہ ہوسکا کہ ایک مسلمان راہ راست پر کیسے آگیا؟ اس پر حقیقت حال کیوں کھل گئی؟ اس نے اپنی خوبصورت آواز کو حمد و نعت اور تلاوت کلام اللہ میں استعمال کرنا کیوں شروع کردیا؟ اس نے گانے باجے اور راگ و رنگ کی مذمت کیوں شروع کردی؟ اس کے اس طرز عمل سے اس کے سینکڑوں پرستاروں نے اس غلیظ کو چہ و بازار سے کیوں منہ موڑ لیا؟ اس نے اور اس کے چاہنے والوں نے مسجد و مدرسہ کا رخ کیوں کیا؟ اس کی دیکھا دیکھی مسلم نوجوان اس کی ہمنوائی کیوں کرنے لگے؟ وہ یورپ و امریکا کی جگہ حرمین شریفین کے چکر کیوں کاٹنے لگا، اس نے نفس و شیطان کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کا دامن کیوں تھام لیا؟ وغیرہ وغیرہ۔

یہ تھا وہ دکھ اور یہ تھی وہ تکلیف اور درد جس کی وجہ سے ضلالت و گمراہی کے پجاریوں اور دین و مذہب کے غداروں کے پیٹ میں مروڑ اٹھنے لگے، چنانچہ انہوں نے مسلمانوں سے بدلہ لینے اور ان کو اس کا مزہ چکھانے کے لئے وہ کھیل کھیلا کہ شیطان بھی انگشت بدنداں ہوگا، شاید اس کو بھی یہ ترکیب نہ سوجھی ہوگی کہ کسی غلیظ فلم پر ”خدا کے لئے“ کا ٹائٹل استعمال کیا جائے، کیا کوئی مسلمان یہ گوارا کرسکتا ہے کہ کسی زناکاری، بدکاری، عیاشی، فحاشی اور جسم فروشی کے اڈے پر ”خدا کے لئے“ کا بورڈ سجادیا جائے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایک ایسی فلم...... جس میں احکام اسلام، شعائر اسلام اور منصوصات شرعیہ کا انکار کیا گیا ہو، جس میں غنی اور موسیقی جیسی لعنت کو...... جس کے بارہ میں ارشاد نبویؐ ہے: ”الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل۔“ (کنزالعمال، ص:۲۱۸، ج:۱۵)...... گانا باجا، دل میں اس تیزی سے نفاق پیدا کرتا ہے جس تیزی سے پانی سبزی کو اگاتا ہے...... جائز و حلال باور کرانے کی کوشش کی گئی ہو، جس میں داڑھی جیسے حکم شرعی کا مذاق اڑایا گیا ہو...... اس پر ”خدا کے لئے“ کا عنوان لگانا کیونکر گوارا اور برداشت ہوسکتا ہے؟ نعوذ باللہ! کہیں یہ اس گھناؤنی سازش کا حصہ تو نہیں کہ آئندہ لوگ گناہ کو گناہ سمجھ کر نہیں، بلکہ نیکی سمجھ کر کیا کریں؟ کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ آئندہ مسلمان خنزیر کے گوشت کو بکری کا گوشت سمجھ کر کھایا کریں؟ یا شراب اور پیشاب پر زمزم کا لیبل لگا کر استعمال کیا کریں؟ یا پھر نعوذ باللہ! ناچ گانے کے کلب پر بیت اللہ کا بورڈ لگا کر اس کنجر خانہ کو بیت اللہ کا نام دیا جائے؟

ہائے افسوس! کہ مسلمان تقلید مغرب میں اس قدر مسخ ہوگیا ہے کہ اب وہ جھوٹ، سچ اور حق و باطل کے درمیان حائل دیوار گرانے پر تل گیا ہے، اور جو کام دنیائے کفر اور ذریت ابلیس نہ کرسکی تھی، اس کا ذمہ اس نام نہاد مسلمان نے اٹھالیا ہے؟ کیا کہا جائے ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے لائق ہیں؟ یا کافر؟ کیا صرف اسلامی نام رکھنے سے آدمی مسلمان بن جاتا ہے؟ دیکھا جائے تو ان فلم سازوں نے مسلمانوں کی دینی، ملی غیرت پر حملہ کیا ہے، بلاشبہ یہ فلم محض فلمی کردار نہیں، بلکہ دین و مذہب، امانت و دیانت، شرافت و صداقت، عفت و عصمت، حمیت و غیرت، شرم و حیا، تقویٰ و تدین غرض تمام دینی اقدار کے خلاف کھلی بغاوت اور اعلان جنگ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کافر و مسلمان کے باہمی نکاح کو ناجائز و حرام قرار دے کر، اس پر پابندی لگاتے ہوئے فرمایا تھا:

”ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن ولامة مؤمنة خیر من مشرکة، ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا، ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم، اولئک یدعون الی النار، واللّٰه یدعو الی الجنة والمغفرة باذنه ویبین آیاته للناس لعلهم یتذکرون۔“ (البقرہ:۲۲۱)

ترجمہ: ”اور نکاح مت کرو مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لے آئیں اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہے مشرک بی بی سے اگرچہ وہ (مشرک عورت) تم کو بھلی لگے اور نکاح نہ کرو مشرکین سے جب تک وہ ایمان نہ لے

آویں اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے، مشرک سے اگر چہ وہ (مشرک مرد) تم کو بھلا لگے، وہ بلاتے ہیں دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہے جنت کی اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بتلاتا ہے اپنے حکم لوگوں کو تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔"

(ترجمہ شیخ الہند)

مگر یہ باغیان دین و مذہب کہتے ہیں ہمیں یہ پابندی قبول نہیں، بلکہ نعوذ باللہ مسلمان لڑکی کسی کافر و مشرک کے نکاح میں دی جاسکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اس فلم میں مسلمان لڑکی کے غیر مسلم سے شادی رچانے کو نہ صرف جائز قرار دیا گیا ہے، بلکہ گویا اس کی ترغیب دی گئی ہے۔

کیا یہ دین و شریعت اور قرآن و سنت سے اعلان بغاوت نہیں؟ کیا یہ کتاب اللہ کا انکار نہیں؟ کیا کتاب اللہ کا انکار کفر نہیں؟ کیا کہا جائے کہ یہ فلم کفر و ارتداد کی اشاعت و ترویج کے لئے بنائی گئی ہے؟ یا مسلمانوں کی گرتی ساکھ بحال کرنے کے لئے؟ کیا اس فلم کے بنانے والے، اس کی اشاعت و ترویج کرنے والے مسلمان ہیں؟ کیا سمجھا جائے کہ ایسے لوگ مسلمانوں کے ترجمان ہیں؟ یا دنیائے کفر کے ایجنٹ؟ پھر جو لوگ اس فلم کی خرید و فروخت اور دیکھنے دکھانے کے اعتبار سے اسلام دشمنوں کے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ذریعہ بن رہے ہیں، کیا وہ اس میں برابر کے شریک نہیں؟

ہائے افسوس! کہ مسلمان کو اس کا احساس تک نہیں رہا کہ اس کی صلاحیتیں، اس کی جان و مال کہاں خرچ ہو رہا ہے؟ اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا وزن اسلام دشمنوں کے پلڑے میں ڈال کر اپنی دنیا و آخرت تباہ کر رہا ہے۔

اسی طرح دنیائے کفر اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ اس فلم کی اشاعت، ترویج اور مقبولیت کے اظہار و بیان کے لئے اخبارات، رسائل اور میڈیا میں بڑے بڑے اور جہازی سائز کے اشتہارات شائع کرکے باور کراتے ہیں کہ اب تک اس فلم کو اتنا اتنا لاکھ افراد دیکھ چکے ہیں۔

گویا وہ اپنے تئیں یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مقاصد میں اس قدر کامیاب ہوگئے ہیں؟ حالانکہ ان کم نصیبوں کو یہی نہیں معلوم کہ یہ سب کچھ ان کی مخالفت میں جارہا ہے۔

کیونکہ اس فلم کے دیکھنے والے ان لاکھوں افراد کی گمراہی و ضلالت کا وبال و گناہ بھی ان کم نصیبوں کے نامۂ اعمال میں لکھا جارہا ہے، اس لئے کہ: "من سن فی الاسلام سنة سیئة کان علیه وزرها و وزر من عمل بها" (مشکوٰۃ ص:۳۳)...... جس نے کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا، اس کا وبال اور ان سب لوگوں کا وبال جنہوں نے اس کی تقلید میں اس بُرے عمل کو اپنایا، اس کی گردن پر ہوگا......

اب بتلایا جائے کہ فلم بنانے، اس کی اشاعت و ترویج یا خرید و فروخت کرنے والوں کو اس پر خوش ہونا چاہئے یا رونا چاہئے؟

بلاشبہ جب کوئی شخص دین و مذہب سے بیزار، فکر آخرت سے عاری، اور ہوا و ہوس کا پرستار بن جائے، تو وہ نفع نقصان کے احساس سے محروم ہوجاتا ہے، بلکہ وہ جائز و ناجائز اور حلال و حرام کے تصور سے بھی ناآشنا ہوجاتا ہے، اُسے مضر و مفید بلکہ اسے زہر و تریاق میں کوئی فرق نہیں نظر آتا۔

یہی کچھ اس بدنام زمانہ فلم "خدا کے لئے" کے ڈائریکٹر شعیب منصور کے ساتھ ہوا ہے، چنانچہ اس فلم کی ویب سائٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف مصوری اور موسیقی کے عشق میں اتنا آگے جاچکے ہیں کہ خیر سے اب وہ عقل و دانش کی تمام حدیں پار کرچکے ہیں، جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:

"میں اس بات پر کبھی یقین نہیں کرسکتا کہ اللہ دنیا میں اپنی ہی عطا کردہ خوبصورت ترین چیزوں سے نفرت کرے گا، یعنی موسیقی اور مصوری۔"

کیا کہا جائے کہ موصوف کی عقل و خرد اور دل و دماغ درست ہیں؟ کہیں یہ صاحب ذہنی مریض تو نہیں؟ ورنہ کوئی معمولی عقل و فہم کا انسان اس کے سمجھنے سے قاصر نہیں کہ دنیا میں جتنا چیزیں ہیں، سب ہی اللہ کی پیدا کردہ اور عطا کردہ ہیں، یہ دوسری بات ہے کہ ان میں سے جو چیزیں انسان کے لئے مفید و نفع بخش تھیں، ان کے استعمال کو حلال و جائز قرار دیا گیا، اور جو انسانوں کے لئے نقصان دہ یا ضرر رساں تھیں ان کو حرام اور ناجائز قرار دیا گیا۔

اس تفصیل کے بعد موصوف کا یہ ارشاد کیونکر درست ہوسکتا ہے؟ کہ: "میں اس بات پر کبھی یقین نہیں کرسکتا کہ اللہ دنیا میں اپنی ہی عطا کردہ خوبصورت ترین چیزوں سے نفرت کرے گا، یعنی "موسیقی اور مصوری" کیا دنیا میں جتنا حرام و ناپاک چیزیں ہیں، ان کو اللہ کے علاوہ کسی اور نے پیدا یا عطا کیا ہے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ مشرکین مکہ کا عقیدہ نہیں تھا کہ وہ خالق خیر اور خالق شر کو دو الگ خدا مانتے تھے؟ اب بتلایا جائے کہ موصوف کا یہ ارشاد اسلام سے میل کھاتا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

چلو اگر موصوف کے اس فلسفہ کو مان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تمام چیزیں حلال و پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے نفرت نہیں کرتا تو کیا ہم ان سے یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جتنا حرام چیزیں ہیں وہ اللہ کی عطا کردہ نہیں ہیں؟ حالانکہ ایسا نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کے لئے بہت ساری چیزوں کے علاوہ بہت سے ایسے رشتے بھی بنائے ہیں جن

سے نکاح شادی حرام ہے، مثلاً ماں، بیٹی، بہن، خالہ، بھتیجی، بھانجی وغیرہ، کیا یہ رشتے اللہ کے عطا کردہ اور خوبصورت نہیں ہیں؟! اگر کسی کی بیٹی اور بہن خوبصورت ہو تو کیا وہ خدانخواستہ اس سے شادی رچا سکتا ہے؟! اسی طرح کیا خنزیر، کتا، بھیڑیا اور سانپ وغیرہ اللہ کے پیدا کردہ جانور نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو کیا جناب فلم ساز صاحبان ان کے بارہ میں فرمادیں گے کہ یہ سب حلال ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ہی عطا کردہ چیزوں سے نفرت نہیں کرتا۔ کیا سمجھا جائے کہ موصوف ان کے حلال ہونے کے قائل ہیں؟ کیا وہ سور خور ہیں؟ کیا وہ اپنی بہن، بیٹی اور ماں سے جنسی تقاضے پورے کرنے کے قائل ہیں؟ اگر نہیں، اور یقیناً نہیں، تو موسیقی اور مصوری کے بارہ میں اس ہرزہ سرائی کا کیا معنی؟

پھر یہ بات بھی محل نظر ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے موسیقی عطا فرمائی ہے" اس لئے کہ موسیقی اللہ کی عطا نہیں، بلکہ انسان کا اپنا فعل ہے، لہٰذا جیسے یہ کہنا جائز نہیں کہ زنا اور قتل و غارت گری اللہ کی عطا کردہ ہے، اسی طرح موسیقی اور مصوری کو بھی اللہ کی عطا کہنا جہالت و بے عقلی کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت اور عقل سلیم نصیب فرمائے۔ آمین۔

الغرض سمجھ نہیں آتا کہ یہ دنیا کے پجاری اس ایمان شکن اور گمراہ کن فلم پر اللہ کو کیا جواب دیں گے؟ کیا ان کو مرنا نہیں؟ کیا ان کو موت، آخرت اور قیامت پر ایمان نہیں؟! اگر ہے اور یقیناً ہے، جیسا کہ فلم سازوں کے ناموں سے معلوم ہوتا ہے کہ خیر سے وہ بھی مسلمان ہیں، تو بتلایا جائے کہ وہ اس بغاوت اسلام پر اللہ کے سامنے کیا جواز پیش کریں گے؟

بھلا جہاں ہر شخص کو اپنی نجات کے لالے پڑے ہوں گے، وہاں یہ لوگ اس ایمان شکن و اخلاق سوز فلم کے ذریعے گمراہ اور بے راہ ہونے والے کروڑوں انسانوں کے ایمان و عمل کو غارت کرنے کا وبال کیونکر برداشت کرسکیں گے؟

اس لیے اس فلم کو خریدنا، بیچنا، اس کی تشہیر کرنا دیکھنا اور دکھانا سب ناجائز، حرام اور گناہ کبیرہ ہے، بلکہ اندیشہ ہے کہ اس گستاخی پر ایمان نہ سلب ہوجائے، اسی طرح جن لوگوں نے یہ فلم بنائی ہے ان کو چاہئے وہ اس ایمان شکن فعل سے توبہ کریں اور بغاوت خداوندی کے اس نشان کو ختم کریں، ورنہ خطرہ ہے کہ کہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا نشانہ نہ بن جائیں۔

لہٰذا ہم فلم کے بنانے، بنوانے، اس کی تشہیر کرنے، سینما ہالوں پر چلانے، دیکھنے اور خرید و فروخت کرنے والوں سے نہایت دل سوزی سے عرض کرنا چاہیں گے کہ اپنی دنیا و آخرت خراب نہ کریں، اور اس گھاٹے کے سودے سے فوراً رجوع کرلیں، ورنہ بہرحال اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
تیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

دجل و فریب

محدث العصر علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ

امت اسلامیہ کا یہ آخری دور بہت ہی پُرفتن ہے، قدم قدم پر فتنے ہی فتنے ہیں، برطانوی عہد حکومت میں سب سے زیادہ انتقام مسلمانوں سے لیا گیا، ہر ملک میں نہایت خطرناک فتنے کھڑے کئے گئے، متحدہ ہندوستان میں انگریزوں کے قدم جمے تو چونکہ یہ سرزمین اہل علم میں پختگی اور دینی بصیرت کے لئے ممتاز تھی، اس لئے یہاں کے مسلمانوں کو سب سے زیادہ انتقام کا نشانہ بنایا گیا اور دین اسلام سے مسلمانوں کا رشتہ منقطع کرنے کے لئے سب سے زیادہ فتنوں کی تخم ریزی کی گئی، مثلاً:

الف:...... علماء و صلحاء کو چن چن کر ٹھکانے لگانے کی کوشش کی گئی، مسلمانوں کے مذہبی اوقاف ضبط کر لئے گئے، ان کے معابد و مدارس اجاڑ دیئے گئے، دینی راہنماؤں کو عوام کی نظر میں ذلیل کرنے کے لئے طرح طرح کے القاب وضع کئے گئے، ملک میں مسیحی مشنریوں کا جال پھیلایا گیا اور لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے ترغیب و ترہیب کے تمام ذرائع اختیار کیے گئے۔

ب:...... اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مغرب کا ملحدانہ نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم رائج کیا گیا اور اس کے ذریعہ اسلامی عقائد پر کاری ضرب لگانے کی کوشش کی گئی، نئی نسل کے دل و دماغ کو خالص لامذہبیت میں ڈھالنے کے لئے سانچے تیار کئے گئے اور دین سے نفرت و بیزاری اور اسلام کی ہر بات میں تشکیک و تذبذب ہی تعلیم کا سب سے اونچا معیار سمجھا گیا۔

ج:...... پورے اسلامی معاشرہ پر مغربی تہذیب کی یلغار ہوئی اور وہ تمام گندگی جو تہذیب مغرب کا خاصہ ہے، ''غلامانِ ہند'' کا فیشن قرار پائی، گویا تعلیم جدید نے ذہن و قلب کو بدلا تھا اور مغرب کے ''تہذیبی تحفہ'' نے یہاں کے مسلمانوں کی صورت و سیرت، وضع قطع، اخلاق و معاشرت تہذیب و ثقافت کے تمام زاویے ہی بدل ڈالے اور تہذیب جدید کے متوالوں کے لئے یہود و نصاریٰ کی نقالی عزت و افتخار کا نشان بن گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

الغرض اس طرح کے بے شمار فتنے کھڑے کئے گئے، جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر چاہئے مگر ان تمام فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ امت اسلامیہ کے خلاف سب سے بڑی سازش جو برطانوی حکومت نے کی وہ فتنہ قادیانیت (مرزائیت) ہے جو مرزا غلام احمد آنجہانی کے ذریعہ ظہور میں آیا۔

انگریزوں نے واضح طور پر محسوس کیا کہ ہزار کوششوں کے باوجود وہ اس بات میں کامیاب نہیں ہو سکے کہ اُمت اسلامیہ کا رشتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ نبوت سے بالکل ہی کاٹ ڈالیں انہیں اس بات کا بھی خوب تجربہ ہوا کہ مسلمان خواہ ایمانی و اخلاقی انحطاط کے آخری نقطہ تک پہنچ چکے ہوں لیکن جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کا سوال سامنے آتا ہے تو امت اسلامیہ کے دل میں ایمان کی چھپی چھپائی چنگاری بھی ایک خوفناک آتش فشاں کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور وہ کسی نہ کسی ''غازی علم الدین شہید'' کو سامنے لا کھڑا کرتی ہے، اس لئے انہیں ایک ایسے دین و مذہب کی ضرورت تھی جو دین کے نام پر بے دینی کا مرقع ہو، جس کے ظاہر میں دین کا مقدس نام ہو اور باطن میں سراسر کفر پوشیدہ ہو، انہیں ایک ایسی تحریک درکار تھی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ سے ہٹا کر مسلمانوں کو ایک ایسی نئی نبوت سے وابستہ کر دے، جس کی تمام وفاداریاں انگریزی طاغوت کے لئے وقف ہوں انہیں سرزمین ہند میں ایک ایسا خاردار ''خود کاشتہ پودا'' نصب کرنے کی ضرورت تھی، جس کے کانٹوں میں الجھ کر امت اسلامیہ کا دامن اتحاد تار تار ہو جائے، اور جس کے سائے میں انگریزی طاغوت

کو استحکام نصیب ہو، انہیں معلوم تھا کہ ”مہدی موعود“ کا دعویٰ اسلامی تاریخ کا کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے، اس سے پہلے بہت سے طالع آزما دکان مجددیت چکا کر دجل و فریب کا بیوپار کر چکے ہیں وہ یہ بھی جانتے تھے کہ مسلمانوں میں ہر صدی میں ایک مجدد پیدا ہوتا ہے، ادھر عوام میں یہ جاہلانہ اعتقاد نہ جانے کس شیطان نے پھیلا دیا تھا کہ چودھویں صدی ہی بس آخری صدی ہے، اس کے بعد کوئی صدی نہیں، قیامت سے پہلے جن چیزوں کے وقوع کی خبر احادیث میں دی گئی ہے، یعنی ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰ، یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض وغیرہ، وہ سب اسی صدی میں ہوں گی۔

ادھر نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام کے مسلمانوں کے سیاسی حالات نہایت ابتر تھے اور عام لوگ ان حالات کے سامنے بالکل بے بس اور سپر انداز نظر آتے تھے، ان پر ذہنی حبس اور یاس کے بادل منڈلا رہے تھے اور فطری طور پر ان حالات کے مقابلہ کے لئے ”مردے از غیب“ کے منتظر تھے، اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمنوں نے سوچا کہ ان حالات میں مجددیت، مہدویت اور مسیحی نبوت کا جعلی سکہ چلایا جائے تو بڑی آسانی سے چل سکتا ہے، چنانچہ اس مقصد کے لئے صوبہ پنجاب میں قادیان ضلع گورداسپور کے مرزا غلام احمد کو منتخب کیا گیا، اس مہم کے لئے پنجاب اور قادیان کا ”حسن انتخاب“ بھی بڑا معنی خیز تھا، پنجاب اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے انگریز سرکار کا سب سے زیادہ وفادار صوبہ تھا، اسے فوجی کمک سب سے زیادہ یہیں سے میسر آتی تھی اور قادیان میں مرزا قادیانی کا خاندان انگریزی عملداری کے آغاز ہی سے انگریز کا سب سے بڑا پشتیبان اور تاج برطانیہ کی اطاعت گزاری، وفاشعاری اور نمک خواری کا اعلیٰ نمونہ تھا، اس لئے ”سیاسی نبوت“ کے لئے اس پشتینی وفادار خاندان کے ایک فرد کا انتخاب نہایت موزوں تھا، یوں بھی پنجاب کی زرخیز سرزمین میں پیروں مریدوں کا قحط نہیں تھا، یہاں بلاتمیز ہر شعبدہ باز کو مریدوں کی اچھی خاصی تعداد کا میسر آجانا ایک معمولی بات تھی۔

مرزا قادیانی نے مسیحائی کے مراتب طے کرنے کے لئے بڑی محتاط قسم کی تدریجی رفتار اختیار کی پہلے پہل گوشہ گمنامی سے نکل کر وہ ایک مناظر اسلام کی حیثیت سے قوم کے سامنے آئے اور تمام ادیان باطلہ کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ”براہین احمدیہ“ کی پچاس جلدیں لکھنے کا اشتہار دیا اور قوم سے چندہ کی اپیل کی۔

جب ”وکیل اسلام“ کی حیثیت سے ان کی روشناسی ہوئی تو اپنے دعاوی میں علی الترتیب محدث، ملہم من اللہ، امام الزمان، مجدد، مہدی موعود، مثیل مسیح، مسیح موعود، ظلی نبی کے درمیانی مدارج کرتے ہوئے تشریعی نبوت کی بام بلند پر پہنچ گئے اور بہانگ دہل وحی، نبوت اور معجزات کا اعلان کر دیا اور ”محمد رسول اللہ“ کا مصداق خود بن بیٹھے، قرآن کریم کی جو آیات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تھیں، ان کو اپنی ذات پر منطبق کیا، اپنے دور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے افضل بتلایا، اولوالعزم انبیاء کرام کی توہین کی، انبیاء علیہم السلام سے افضلیت کا دعویٰ کیا، اپنی وحی کو قرآن جیسی قطعی وحی بتلایا اور جو لوگ ان کی اس خانہ ساز نبوت پر ایمان نہیں لائے انہیں کافر و جہنمی قرار دیا، بلکہ انہیں ولد الحرام، ذریۃ البغایا (کنجریوں کی اولاد) خنزیر اور کتوں کے نام سے یاد کیا، نئی شریعت کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے جن اجزا کو چاہا منسوخ کر دیا، برطانوی حکومت کو ظل اللہ فی الارض کا خطاب عطا ہوا، اس کی اطاعت کو فرض اور اسلام کے دو حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا، کافروں سے جہاد کا حکم منسوخ ہوا اور انگریزوں کے مقابلہ میں جہاد کے حرام ہونے کا فتویٰ صادر ہوا، دین کے قطعی عقائد کا مذاق اڑایا، احادیث متواترہ کی تکذیب کی، قرآن کریم کی بے شمار آیتوں میں کھلی تحریف ہوئی، صحابہ کرامؓ کو غبی کے خطاب سے نوازا، مسلمانوں سے شادی بیاہ کرنا، ان کے جنازے میں شریک ہونا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع اور حرام قرار پایا۔ الغرض ایسے صریح سے صریح ترین دعوے کئے کہ ان میں سے ہر بات مستقل کفر کی بات تھی اور ان میں سے کسی طرح بھی تاویل کی گنجائش نہیں تھی، اس لئے علمائے امت نے متفقہ طور پر مرزا قادیانی اور ان کی امت کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا اور ان کی کتابوں سے ایک سو کے قریب صریح کفریات جمع کئے، اگر پوری طرح استقصاء کر کے تمام کفریات و ہذیانات کو جمع کیا جائے تو ایک ہزار کفریات سے کم نہ ہوں گے، خدا کا غضب ہے کہ ظل و بروز کے پردے میں اسلام کی تمام اصطلاحات کو مسخ کیا گیا، مرزا قادیانی کی اہلیہ کے لئے ”ام المومنین“ کی اصطلاح استعمال ہوئی ان کے ہاتھ پر کفر و ارتداد قبول کرنے والوں کو ”صحابی“ کہا گیا اور ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے افضل بتایا گیا قادیان کو حرم اور مرزا کی قبر کو ”گنبد بیضا“ قرار دے کر مکہ اور مدینہ کے بجائے یہاں کے حج و زیارت کی دعوت دی گئی اور اسے مکہ و مدینہ کے حج و زیارت سے افضل بتایا گیا:

”تفو برائے چرخ گرداں تفو!!“

اور شخصی زندگی ایسی کہ ان صفحات پر اس کا ذکر کرنا بھی باعث شرم ہے۔

انگریزی دور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی امت کا مشن صرف دو چیزیں تھیں امت مسلمہ میں تفریق و انتشار کے بیج بونا اور مسلمانوں کو انگریزوں کی

وفاداری کی تلقین کرنا۔ان کی دعوت یہ تھی کہ برطانوی حکومت ظل اللہ فی الارض (زمین میں اللہ کا سایہ) ہے اس کی حمایت وحفاظت ہر مسلمان کا فرض ہے اور اس کے خلاف جہاد حرام ہے گویا اس دور میں قادیانی نبوت پر ایمان لانے کے معنی انگریزوں کی وفاداری پر ایمان لانے کے تھے۔خود مرزا قادیانی کے لفظوں میں باعتبار مذہبی اصول کے، گورنمنٹ کا اول درجے کا وفادار اور جاں نثار یہی ''نیا فرقہ'' ہے جس کے اصول میں سے کوئی اصول گورنمنٹ کے لئے خطرناک نہیں اور یہ کہ:

''اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔''

ایک طرف اگر انگریز کو مسلمانوں میں انتشار پھیلانے، انہیں دین سے برگشتہ کرنے اور انگریز کا وفادار بنانے کے لئے اس خانہ ساز نبوت کی ضرورت تھی تو دوسری طرف مرزا قادیانی اور ان کی امت کو بھی اس کا بجا طور پر احساس تھا کہ جعلی نبوت کا یہ سکہ انگریز کی اندھیر نگری ہی میں چل سکتا ہے اور اس کے سایہ عاطفت میں جھوٹی نبوت کا یہ شجرہ خبیثہ پرورش پاسکتا ہے کوئی گھٹیا سے گھٹیا اسلامی حکومت بھی اس کفرو ارتداد کو برداشت نہیں کرسکتی، اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ قادیانیت اور انگریز بہادر کے مفادات باہم متحد ہیں، قادیانیت کی ترقی انگریزی حکومت کے استحکام کی ضامن ہے اور انگریزی استعمار کی توسیع قادیانیت کے پھلنے پھولنے کی کفیل ہے۔

مرزا قادیانی اور ان کی امت نے جس طرح خود کو تاج برطانیہ کا ''خود کاشتہ پودا'' بتایا ملکہ برطانیہ اور دیگر اعلیٰ وادنیٰ حکام کے ''حضور میں'' جس طرح نیاز مندانہ خطوط لکھے، ان کے مراحم خسروانہ کے حصول کی خاطر تملق اور خوشامد کا جو پست اور گھٹیا انداز اختیار کیا اور گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں مسلمانوں کی رائے کو ہموار کرنے کے لئے فتویٰ حرمت جہاد کی پچاس پچاس الماریوں کے جو حوالے دیئے وہ آج بھی ان کی مطبوعہ کتابوں میں محفوظ ہیں، یہاں ان کے نقل کرنے کی نہ گنجائش ہے نہ ضرورت ہے۔

الغرض قادیانی جہاں جاتے اور جس ملک میں ہوتے وہ انگریز کے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کرتے کیونکہ دونوں کے ''مفادات'' متحد تھے اور ان ''مفادات'' کا تحفظ جبھی ممکن تھا، جب کہ ان کا الگ قومی تشخص ہو اس لئے وہ انگریزی دور میں بھی مسلمانوں سے الگ اپنے قومی تشخص پر زور دیتے تھے، چنانچہ تقسیم ملک کے وقت باؤنڈری کمیشن کے سامنے انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ وہ مسلمانوں سے الگ ایک قوم ہیں، اس لئے انہیں ایک الگ خطہ دیا جائے، لیکن ان کے اس موقف کا فائدہ ہندوستان کو ملا، کیونکہ ملک کی تقسیم مسلم اور غیر مسلم کی بنیاد پر ہو رہی تھی اور جب مرزائیوں نے خود اپنے کو ''غیر مسلم'' ظاہر کردیا تو جس خطے کا وہ مطالبہ کررہے تھے وہ ہندوستان کا حق قرار پایا اور یوں مسلمانوں کے جو علاقے پاکستان کے حصہ میں آتے تھے، ہندوستان کا استحقاق ان پر ثابت ہوگیا۔

قیام پاکستان کے بعد وہ اپنے روحانی مرکز کو چھوڑ کر پاکستان چلے آئے اور یہاں آکر انہوں نے طے کیا کہ:

الف:...... پاکستان میں ایک ''عارضی مرکز'' قائم کیا جائے۔(''عارضی'' اس لئے کہ ان کے نزدیک ملک کی تقسیم عارضی تھی اور خدا کی منشاء تھی کہ بہت جلد دونوں حصوں کو پھر ایک کردیا جائے غالباً مشرقی پاکستان کا سقوط ان کے خیال میں ''خدا کی منشاء'' کی پہلی قسط ہے) چنانچہ ایک مستقل علاقہ پنجاب میں کوڑیوں کے مول لیا گیا اور وہاں ''ربوہ'' کے نام سے خالص مرزائی شہر آباد کیا گیا، وہاں سے ریلوے لائن چلائی گئی، دفاتر قائم کئے گئے، کالج اور اسکول کھولے گئے، اخبارات جاری ہوئے ''الفرقان'' کے نام سے ایک اسپیشل فوج تیار کی گئی۔

ب:...... خلیفۂ ربوہ کی ہدایت کے مطابق سول سروس فوج اور بیرونی سفارت خانوں میں زیادہ سے زیادہ مرزائیوں کو کھپانے اور کلیدی آسامیوں پر انہیں مسلط کرنے کی اسکیم تیار کی گئی، بدقسمتی سے پاکستان کا سب سے پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی ہوا، اس نے اپنے اثر ورسوخ سے اندرون و بیرون ملک قادیانیت کی جڑیں خوب مضبوط کیں، یہاں تک کہ پاکستان کے ہر دور میں اس فتنہ کی آبیاری ہوتی رہی، آج اعداد وشمار ہی بتاسکتے ہیں کہ قادیانیوں کی کل تعداد کتنی ہے اور وہ تمام محکموں میں کتنے بڑے حصے پر قابض ہیں۔

ج:...... مذہبی طور پر اگرچہ مرزائیوں نے اپنا الگ تشخص باقی رکھنا ضروری سمجھا، مگر مسلمانوں کو کافر کہنے کی پالیسی میں لچک پیدا کرلی اور ۱۹۵۳ء میں منیر عدالت میں مرزا محمود نے اعلان کردیا کہ ہم غیر احمدی مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے، مگر یہ سب دجل اور نفاق تھا، دراصل ہوا کا مخالف رخ دیکھ کر مرزائیوں نے محسوس کرلیا تھا کہ اب مسلمانوں کو کافر کہنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا اور مسلمانوں میں شامل رہ کر جن کلیدی آسامیوں پر وہ فائز ہیں، اس استحصال کے دروازے بند ہوجائیں گے، یہ مرزائیوں کا ایسا دجل تھا جس نے گزشتہ دور کے سارے حکمرانوں کو تاریکی میں رکھا۔

د:...... اندرون ملک مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوششیں تیز کردی گئیں اور اپنی سیاسی طاقت پیدا

کرنے کے لئے کم از کم بلوچستان کے صوبہ کو احمدی بنانے کی خوفناک تحریک کی گئی۔

د:...... انگریزوں کی ایجنسی کا کام نہایت ہی منظم اور خفیہ طریقہ سے جاری رکھا، افریقہ اور مغربی ممالک کے علاوہ اسلامی اور عربی ممالک میں سازشیں پھیلانے کے لئے وہاں مشن کھولے، چنانچہ اسرائیل کے ساتھ پاکستان سمیت اسلامی ممالک کے تعلقات نہیں ہیں، مگر قادیانیوں کے ان سے باقاعدہ روابط ہیں اور انگریزوں کو ان پر یہاں تک اعتماد ہے کہ ایک حکمران نے اس امر کا اظہار کیا کہ اگر فلاں قادیانی کو ہٹا دیا جائے تو ہماری بیرونی امداد بند ہو جائے گی غالباً یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کو قیام پاکستان سے لے کر اب تک کلیدی عہدوں پر تفوق حاصل رہا ہے۔

الغرض ہر دور میں اس فتنہ کی آبیاری ہوتی رہی، انہیں تبلیغ اسلام کے نام پر غیر ملکوں میں مشن کھولنے کے لئے زرمبادلہ کی خطیر رقمیں مہیا کی گئیں، لیبیا، انڈونیشیا وغیرہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے نام سے قادیانی ڈاکٹر، انجینئر اور دیگر ماہرین بھیجے گئے اور اب تو پانی سر سے گزر گیا ہے اور تمام سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں اور جب عربی اسلامی حکومتوں اور وہاں کے علماء و مشائخ کو اس مکروہ صورت حال کا علم ہوا تو وہ چیخ اٹھے انہیں اس مہیب خطرے کا احساس ہوا تو انہوں نے علماء ہند و پاک کی موافقت کی اور اس فرقہ کافرہ کی تکفیر کی اس کے عقائد و نظریات اور عزائم و مقاصد پر رسالے لکھے اور مضامین و مقالات شائع کئے اور پہلی مرتبہ بین الاقوامی سطح پر ان حقائق سے پردہ اٹھا اور عالمی اسلامی تنظیموں نے تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی کہ مرزائیوں کو ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دیا جائے کیونکہ وہ عالم اسلام میں اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔

عالم اسلام میں بیداری کی کچھ لہر پیدا ہوئی تو امت مرزائیوں کو بھی اپنی فکر ہوئی اور مرزا غلام احمد آنجہانی کے دعویٰ نبوت میں تاویلات کرنے لگے، مرزائیوں کے طرز عمل سے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب وہ ظاہری سطح پر بدل رہے ہیں اور مرزا آنجہانی کو ''مجدد'' ماننے کی طرف آرہے ہیں، جس طرح لاہوری پارٹی ان کو مجدد مانتی ہے، پہلے بھی اسلامی ممالک میں جہاں ان کو ابتلاء پیش آیا تو تقیہ کرکے مرزا آنجہانی کی نبوت سے انکار کرنا شروع کر دیا، ان کی اس تبدیلی رخ کا مقصد صرف یہ ہے کہ بین الاقوامی سطح پر ان کے خلاف جو ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی ہے وہ ذرا دب جائے اور طوفان کا یہ ریلا نکل جائے، اس لئے صورت حال کے پیش نظر چند گزارشات پیش کرنا ضروری ہے:

ا:...... اگر کوئی کافر یا مرتد اپنے کفر و ارتداد سے تائب ہوکر مسلمان ہونا چاہتا ہے تو اسلام کی وسیع اور عالمگیر رحمت کے دروازے اس کے لئے بند نہیں ہیں، وہ صاف و صریح توبہ کرکے اسلام میں داخل ہوسکتا ہے اور اسلامی برادری کا معزز ترین فرد بن سکتا ہے ''چشم ماروشن دل ماشاد'' مگر اسے اپنے تمام سابقہ کفریہ عقائد سے اجمالاً و تفصیلاً توبہ کرنا ہوگی اور اپنے سابقہ عقائد سے برأت کا اعلان کرنا ہوگا۔

۲:...... جس شخص کا کفر و ارتداد ثابت ہو جائے اور اس کے کفریہ عقائد میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو، اس کو امام، مقتداء مصلح اور مجدد ماننا بھی کفر ہے، کیونکہ ایسے شخص کو امام اور مجدد ماننے کے معنی یہ ہیں کہ یہ شخص اس مرتد کے عقائد و نظریات اور اس کے تمام دعوؤں کو تسلیم کرتا ہے، ایک مسلمان کو مسلمان کہنا اور سمجھنا جس طرح ضروری ہے ٹھیک اسی طرح ایک دجال کافر و مرتد کو کافر کہنا بھی ضروری اور فرض ہے، چنانچہ مرزائیوں کی لاہوری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی مجدد تھے نبی نہیں تھے، مگر علمائے امت نے اسی نکتہ کی بنیاد پر بھی ان کو کافر ہی سمجھا، بلکہ انہیں قادیانی مرزائیوں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا گیا۔

۳:...... مرزائیوں کو اگر واقعی اپنی گمراہی کا احساس ہو گیا ہے اور وہ تہ دل سے مسلمان ہونا چاہتے ہیں اور پاکستان کے سچے بہی خواہ بن کر اسلامی برادری میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو مرزائی امت کو (خواہ قادیانی، ربوی ہوں یا لاہوری) صاف صاف اپنے عقائد کفریہ سے توبہ کا اعلان کر دینا چاہئے اور اس امر کا اقرار و اعتراف کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد آنجہانی اپنے تمام دعاوی میں واقعتاً جھوٹا تھا، مفتری تھا، کذاب تھا، دائرہ اسلام سے خارج تھا، اگر وہ ایمانی جرأت سے کام لے کر اپنے نفاق اور تاویلات سے توبہ کرنے پر آمادہ ہیں تو ماشاء اللہ کیا کہنا، وہ ہمارے بھائی ہوں گے اور اخوت اسلامیہ کی عالمگیر برادری میں شامل ہو جائیں گے۔

اپنے سالہا سال کے عقائد کو غلط کہنا اور باپ دادا کے مذہب کو خیر باد کہنا بڑے دل گردے کا کام ہے، آدمی اس میں طبعاً خفت محسوس کرتا ہے مگر حق بات کا ماننا اگرچہ مشکل اور بے حد مشکل ہے لیکن اس سے آدمی کی عزت و وقار کو ٹھیس نہیں لگتی بلکہ اس میں اضافہ ہی ہوتا ہے ہم مرزائیوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا آنجہانی کی ''سیاسی نبوت'' سے چپکے رہنے کے بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن نبوت سے وابستہ ہو جائیں تو ان کے کسی سابقہ قول و فعل پر کوئی مسلمان انہیں عار نہیں دلائے گا بلکہ تمام مسلمان انہیں سر آنکھوں پر بٹھانے کے لئے تیار ہوں گے نیز اگر وہ دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہتے ہیں تو انہیں مرزا غلام احمد آنجہانی کی تمام کتابوں سے دست کش ہو جانا چاہئے اور

غلام احمد کی "احمدی" نسبت ترک کر دینی چاہئے اور اندرون و بیرون ملک مرزائیت کے تمام اڈوں کو ختم کر دینا چاہئے۔

مرزائی امت تقریباً سو سال سے تاویل در تاویل کے گرداب میں پھنسی ہوئی ہے، عبداللہ آتھم عیسائی کی موت اور احمدی بیگم کے آسمانی نکاح کی پیشگوئی ہو یا مرزا آنجہانی کے عجیب و غریب دعوے ہوں، مرزائیت کی تو کوئی کل بھی سیدھی نہیں، مرزائی امت کے صنادید سو سال سے تاویل کے تیشوں سے اس کی تراش خراش میں مصروف ہیں مگر جسے خدا نے ٹیڑھا پیدا کیا ہوا سے کون سیدھا کر سکتا ہے، یقیناً مرزائی دوست سو سال تک مرزا آنجہانی کے ہذیانات کی الٹی سیدھی تاویلیں کرتے کرتے تھک چکے ہوں گے، خود ان کا ضمیر بھی انہیں ملامت کرتا ہوگا کہ وہ صریح غلط بیانوں کو خواہ مخواہ تاویل کے رندوں سے تراش تراش کر سچ ثابت کرنے کی عبث کوشش کیوں کر رہے ہیں، کاش وہ جس جال میں پھنسے ہوئے ہیں ایک جھٹکا دے کر اسے توڑ ڈالتے اور گومگو کی جو کیفیت ان پر سو سال سے طاری ہے اس سے ان کی گلو خلاصی ہو جاتی۔

۴:...... بہر حال اگر مرزائی صاحبان دین مرزائیت سے تائب ہونا چاہیں تو اسلام کی آغوش ان کے لئے اب بھی کشادہ ہے اور مسلمان انہیں گلے لگانے کے لئے تیار ہیں، لیکن اگر انہیں اپنے عقائد پر اصرار ہے اور وہ مرزا آنجہانی کو بدستور مسیح موعود اور مہدی معہود یا مصلح اور مجدد مانتے ہیں اور صرف ہوا کا رخ دیکھ کر از راہ تقیہ اپنے نظریات کو تاویلات کے نئے غلاف میں پیش کر کے مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں تو انہیں یہ غلط فہمی ذہن سے نکال دینی چاہئے کہ وہ دجل و تلبیس کے راستہ سے مسلمانوں کی صفوں میں ایک بار پھر گھس آئیں گے۔

کتے، خنزیر، کافر، جہنمی اور ولد الحرام کے وہ سینکڑوں خطابات مسلمانوں کو اب تک بھی خوب یاد ہیں اور یاد ہمیشہ رہیں گے جن سے مرزائے آنجہانی نے مسلمانوں کو نوازا تھا، مسلمانوں کو مرزائیوں کے خلیفہ دوم کے وہ بیسیوں اعلانات بھی خوب یاد ہیں جن میں بڑے غرور سے کہا جاتا تھا:

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت مصنفہ مرزا محمود)

"حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا اور، اسی طرح ہر بات میں ان سے اختلاف ہے۔"

(مرزا محمود کی تقریر)

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے ہمیں اختلاف ہے۔"

کیا ان واضح اعلانات کے بعد بھی اس کا امکان ہے کہ مرزا آنجہانی کے واضح کفریات کی تصدیق کرنے کے باوجود مرزائیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کی اجازت دی جائے گی؟ مرزائی امت نے مسلمانوں کو آخر ایسا بے حس کیوں سمجھ لیا ہے کہ وہ مرزائیوں کی صد سالہ تاریخ کو یکسر بھول جائیں گے، مرزائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت پر حملہ کریں، مرزا آنجہانی کو نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ لا کھڑا کریں بلکہ آپ سے بھی اونچا مقام دیں، انبیاء کرام کی توہین و تذلیل کریں مسلمانوں کو جنگل کے سور اور ذریۃ البغایا جیسی "مقدس گالیاں" دیں مگر مسلمان ان تمام چیزوں کے باوجود انہیں امت اسلامیہ کی صف میں جگہ دیں؟

الغرض مرزائیوں کے لئے صرف دو ہی راستے ہیں یا تو اپنے عقائد کفریہ سے ہاتھ جھاڑ کر مسلمان ہو جائیں یا پھر مسلمانوں کی صفوں میں گھسنے کا سودائے خام اپنے ذہن سے نکال دیں، انہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ مرزا آنجہانی کی نبوت کو ہزار ظل و بروز کے پردوں میں لپیٹیں یا مجدد و مہدی کے رنگ میں پیش کریں لیکن امت اسلامیہ کا معدہ اسے کبھی ہضم نہیں کر سکتا علاوہ ازیں مرزائی صاحبان کو اپنے "مسیح موعود" کی وصیت یاد رکھنی چاہئے کہ:

"تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑوہ)

"خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے، پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا، جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے، منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔"

(الحکم ۷/ فروری ۱۹۰۳ء)

ہم بھی مرزائی صاحبان سے یہی درخواست کرتے ہیں کہ انہیں مسلمانوں کو "بکلی ترک کرنا پڑے گا" اور مسلمانوں میں گھس کر انہیں منشاء الٰہی کی مخالفت کی اجازت نہیں دی جائے گی، سوائے اس کے کہ وہ اپنے دین مرزائیت سے تائب ہو کر نئے سرے سے اسلام میں داخل ہو جائیں۔

☆......☆......☆

مولانا شمس الحق ندوی

ملّی قیادت کا نازک کام

قومیں محض امنگوں' آرزوؤں' کاغذی خاکوں اور تجاویز سے نہیں بنتی ہیں' قوم کی تعمیر کا تعلق اندرون کی تبدیلی' خیالات کی اصلاح اور تعلیم وتربیت سے ہوتی ہے' ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ قوم کے اندر صبر وضبط' تنظیم' استقامت' تحمل' ایثار' باہمی ہمدردی' اتحاد عملی اور اعلیٰ اخلاق و صفات پیدا کی جائیں۔

قوم کی رہنمائی اور قیادت کے لئے سیرت نبویؐ کا مطالعہ کیا جائے اور اسوۂ صحابہ کرامؓ کو آئیڈیل اور نمونہ بنایا جائے' اس سے روشنی حاصل کی جائے اور اس کو حرز جاں بنایا جائے' کتاب و سنت کی صورت میں مسلمانوں کو جو اصول وضوابط ملے ہیں اور تاریخ اسلام میں اس کے جو عملی نمونے ہیں وہ نمونے جنہوں نے دوسری قوموں کو اپنی طرف کھینچا اور ضلالت وگمراہی کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی میں پہنچایا ہے۔

اس بات کے حصول کے لئے ان لوگوں کی طرف رجوع کرنا اور ان کے مشورہ کی روشنی میں چلنا اور قوم کو چلانا ضروری ہے۔ جو اس دشت کی سیاحی میں عمریں گزار چکے ہیں' مزید برآں کوئی عملی قدم اٹھانے سے پہلے خود اپنا جائزہ لینا سب سے اہم اور کامیابی کی شرط اولیں ہے کہ ہم جو قدم اٹھا رہے ہیں اس میں فلاح قوم اور طلب رضائے مولا کا کتنا جذبہ کام کر رہا ہے' کوئی بھی اقدام اگر اس جذبہ سے خالی ہے اور اس میں جاہ پرستی شہرت وناموری یا ذاتی مفاد کا جذبہ کام کر رہا ہے تو اس کا انجام ناکامی اور دین وملت کے نقصان کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا۔

ایسا بہت ہوا ہے کہ اللہ کے کچھ مخلص' ایثار پسند اور قوم وملت کا درد رکھنے والے حضرات نے کام شروع کیا اور قوم ان کے سائے میں چلی اور کامیابی سے ہمکنار ہوئی اس سے ملت کے اندر خود اعتمادی اور جذبہ عمل پیدا ہوا لیکن جب اس میں مفاد پرست' جاہ پسند' اور سیاسی بازیگروں کا عنصر شامل ہوگیا تو قوم غلط رخ پر چل پڑی اور اس کا وقار اور رعب ودبدبہ جو خلوص وحسن کرداری سے حاصل ہوتا ہے ختم ہوکر رہ گیا۔ اس کی بھی تاریخ اسلام میں بہت ہی عبرتناک مثالیں موجود ہیں'

ہمارے دین کا سب سے پہلا اور اولین مقصد انسانی معاشرہ کا سدھار اور اس کی اصلاح ہے اور یہ باہر سے پہلے اندر سے شروع ہوتا ہے' پس عقائد ہوں یا عبادات' سیاست ہو یا معاشرت' اخلاق ہوں یا معاملات سب کی صحت ودرستگی کا مدار قلب کے سدھار پر منحصر ہے' بقول علامہ سید سلیمان ندویؒ:

> ''دل ہی کی تحریک ہر انسان کے ہر اچھے اور برے فعل کی بنیاد اور اساس ہے' اس لئے کہ مذہب کی اساس اسی بنیاد پر ہوتی ہے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جو نیک کام بھی کیا جائے' اس کا محرک کوئی دنیوی غرض نہ ہو بلکہ صرف اللہ کے حکم کی بجا آوری اور خوشنودی ہو۔''

لہٰذا مسلمانوں کے ہر قائد اور ہر رہنما کا پہلا کام یہ ہونا چاہئے کہ پہلے وہ اپنا جائزہ لے کہ اس کی سمت درست ہے یا نہیں؟ مخلص قائدین کا امتیاز یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر موقع پر حلم وتدبر' فکر ودوراندیشی سے کام لیتے ہیں' وہ قوم کو بیدار کرتے ہیں' بھڑکاتے نہیں' حالات سے نبرد آزما ہونے کی دعوت دیتے ہیں' اندھے بہرے بن کر نہیں بلکہ مومنانہ فراست اور ایمانی بصیرت کی روشنی میں قوم کی رہنمائی کرتے ہیں۔

اس وقت امت مسلمہ جن حالات سے دوچار ہے' چہار طرف وہ جس طرح باطل کے نرغہ میں ہے، اس کو سنبھالنے اور منجدھار میں پھنسی ہوئی اس کی کشتی کو ساحل سے ہمکنار کرنے کے لئے فکر وتدبر' جانفشانی اور ایثار وقربانی کی ضرورت ہے' ضرورت ہے اس حکیمانہ تدبر اور صبر آزما کاوش وکوشش کی جس کی نہایت ہی خطرناک اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ دور سے بھی زیادہ

خطرناک حالات میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنایا اور:

"وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں"

کا تاج اپنے سر پر رکھا تھا اور ملت کو سنبھالا دیا تھا اگر یہ نہ ہوتا تو شاید اس وقت اس ملک میں کوئی اسلام کا نام لیوا تک نہ ہوتا۔

اس کے بعد کے دور میں حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خانوادے نے گردو پیش کے حالات کا جائزہ لے کر حکیمانہ انداز میں ملت کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا تھا' اس وقت بھی امت جن خطرات سے گزر رہی ہے اس کے پیش نظر نہایت دوراندیشی اور حکمت وتدبر کے ساتھ طبقاتی اور جماعتی تعصب سے بلند ہوکر ہر مکتبہ فکر کے سربرآوردہ حضرات کو متحد ہوکر پروقار وسنجیدہ انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہے جو حکمت وتدبر سے کرنے کا ہے' اس میں عوامی جوش و جذبہ پیدا کرنے سے گریز و پرہیز کی ضرورت ہے کہ اس سے بعض اوقات فائدہ کے بجائے نقصان پہنچتا ہے یہ ایسی بات ہے جس کو ہر قائد ورہبر ذرا بھی غور وفکر سے کام لے تو اس کو اس کا سمجھنا اور اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

"لوگ تعریفیں کریں' بڑا بن
جاؤں' شہرت مل جائے' عہدہ مل جائے'
میرے ... جاؤں' میری بات چلنے لگے'
میری حیثیت مانی جائے' میری رائے
پوچھی جائے' ان اغراض کے لئے کام کرنا
ہرگز اخلاص وللّٰہیت نہیں۔"

(حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

قوم کی قیادت ورہنمائی جو نفس کی چاہت اور شہرت کی طلب سے حاصل ہوتی ہے وہ ملت کو جوڑنے اور ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور سب کو ساتھ لے کر چلنے میں کامیاب نہیں ہو پاتی' اس لئے کہ قیادت کے لئے بہت کڑوے گھونٹ پینے پڑتے ہیں' مختلف مزاج ونفسیات رکھنے والوں کو لے کر چلنے کے لئے بڑی دوراندیشی حکمت وتدبر

مخلص قائدین ہر موقع پر حلم وتدبر، فکر ودوراندیشی سے کام لیتے ہیں، مومنانہ فراست اور ایمانی بصیرت کی روشنی میں قوم کی رہنمائی کرتے ہیں

کی ضرورت ہوتی ہے' یہ بات طلب وچاہت والی قیادت میں نہیں پیدا ہوتی' اس لئے کہ اس کے ساتھ نصرت خداوندی نہیں ہوتی جیسا کہ بعض حدیثوں میں ہے اور صحابہ کرامؓ کے عہدہ طلب کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا اور فرمایا ہے کہ جس منصب کا بار بلا طلب اور لوگوں کی چاہت ومطالبہ بلکہ اصرار سے اٹھانا پڑتا ہے اس میں خدا کی مدد ونصرت ہوتی ہے اور اس نصرت کے نتیجہ میں دل دانا' دل بینا اور فراست مومنانہ حاصل ہوتی ہے' قائد اس کی روشنی میں ہر فکر ومزاج کے لوگوں کو سنبھالے رہنے اور ایک کڑی میں جوڑے رکھنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے اپنے کو شمع کی طرح جلاتا اور پگھلاتا ہے اپنی سعی بھر اس شیرازہ کو بکھرنے نہیں دیتا۔

کیا اچھا ہوتا کہ ہمارے رہنمایان قوم اس راز کو سمجھتے اور اس کی روشنی میں چلتے اور قومی وملی مفاد کو ذاتی شہرت ونا موری اور مفاد پر مقدم رکھتے۔

☆☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی

فون:2545573

ABS

ESTD 1880

سو سال سے زائد بہترین خدمت

ABDULLAH BROTHERS SONARA

عبداللہ برادرز سونارا

Formerly: H. Elyas Sonara

Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

میرے وردِ لب ہے نبی نبیؐ

میرے وردِ لب ہے نبیؐ نبیؐ، میرا دل مقامِ حبیبؐ ہے
میں مریضِ عشقِ رسولؐ ہوں، وہ حبیبؐ میرا طبیب ہے

میرا اس گلی سے ہے رابطہ، جہاں سر جھکاتے ہیں انبیاءؑ
جہاں رحمتوں کا نزول ہے وہ جو عرشِ حق کے قریب ہے

میں بڑا امیر و کبیر ہوں، شاہِ دو سرا کا اسیر ہوں
درِ مصطفیٰ کا فقیر ہوں میرا رفعتوں میں نصیب ہے

میں غم والم میں ہوں مبتلا، کوئی کیا کرے گا میری دوا
میرا دو جہاں میں تیرے سوا، شاہاؐ اور کون طبیب ہے

وہ بھی خوب دن تھے ملائکہ میرے سامنے تھے جو سرنگوں
وہ میرا عروج کمال تھا یہ زوال کتنا عجیب ہے

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

طیب یا خبیث

(قادیانیوں کے مالیاتی نبی کی بہشت پر ایک نظر)

افتخار احمد کولون، جرمنی

قادیانی گدی نشین مرزا مسرور احمد اینڈ کمپنی روایتی چندوں کے نام پر کافی لوٹ مار کرنے کے بعد اپنی بے وقوف رعایا کا رہا سہا خون نچوڑنے کے لئے، وصیت کے نام پر مرنے والوں کا کفن اتارنے کے ساتھ ان کے لواحقین کو بھی بھوکے مارنے کے لئے جنت کا لالچ دے کر نئے جال کے ساتھ شکارگاہ میں اتر چکی ہے۔

آیئے ایک نظر دیکھتے ہیں کہ یہ غلامائی وصیت ہے کیا؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خصوصی قبرستان تیار کروایا تھا، جس کا نام ''بہشتی مقبرہ'' رکھا اور ساتھ دعا کی:

''اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہو چکے ہیں، جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر ایک قسم کی رحمت اس قبر میں اتاری گئی ہے، اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسی شرائط لگا دی جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔''

ان شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ یہاں دفن ہونے والا اپنی کل جائیداد کا منقولہ و غیر منقولہ دسواں حصہ جماعت کو دے گا۔

اب ملاحظہ فرمائیں سورۂ نساء کی آیت نمبر ۱۱۹:

ترجمہ: ''اس شیطان کو جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دور کردیا اور (جس نے) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ہی ایک مقررہ حصہ لوں گا۔''

غور طلب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو رعایا سے مقررہ حصہ وصول کرنے والوں کو اپنے سے دور کردیا تو مرزا غلام احمد قادیانی علی الاعلان ایک مقررہ حصہ لے کر کیسی نبوت کے دعویدار ہیں؟ لوٹ کھسوٹ کے بانی جو کہ بانی سلسلہ بھی کہلاتے ہیں۔

مزید کہتے ہیں:

''میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔'' (ضمیمہ رسالہ وصیت روحانی خزائن ج:۲۰، صفحہ ۳۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے روپے کی لالچ اور بچت میں یہاں بھی قرآن کریم کی نفی کی، اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ آیت ۴۵ میں ارشاد فرماتے ہیں:

''کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کردیتے ہو۔''

مندرجہ بالا دونوں پیراگراف میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنیت صاف ظاہر ہورہی ہے کہ ان کے نبوت کے کھیل تماشے کا مقصد صرف دوسرے لوگوں کو ہی لوٹنا تھا نہ کہ اپنے خاندان کو لٹوانا، اس لئے وہ کمال ہشیاری سے ایسی شکایت کرنے والوں کو پہلے منافق قرار دے گئے۔

بانی لوٹ مار (ضمیمہ رسالہ ''الوصیت'' روحانی خزائن ج:۲۰، ص:۳۲۷) پر ہی لکھتے ہیں:

''ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے، کس قدر دور از حقیقت ہے، اگر یہی روا ہوتو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کرکے دکھلائے، اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی کیا۔''

اب بقول بانی سلسلہ جتنے بھی قادیانی بہشتی

مقبرہ سے باہر دفن ہیں، وہ سب کے سب خبیث ٹھہرے اور زندگی بھر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اور بعد از مرگ جائیداد کا منقولہ وغیر منقولہ دسواں حصہ دینے والے طیب بن کر جنت کے وارث بنے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو جنت میں داخل ہونے کے لئے کچھ اور ہی فرمایا ہے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی جائیداد کا دسواں حصہ بتارہے ہیں، نبوت کے یہ جعلی دعویدار یہاں بھی قرآن کریم کی نفی کررہے ہیں۔ بطور تعارف کسی بھی قادیانی سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ موصی ہیں یا خبیث؟

اس کے تلملانے پر اسے یاد دلایا جاسکتا ہے کہ یہ آپ کے اسی مالیاتی نبی کا فرمان ہے، جس پر آپ ایمان لائے ہوئے ہیں، زمانہ مستقبل میں قادیان اور چناب نگر کے قبرستانوں کے دونوں اطراف اگر ایسے بورڈ دیکھنے میں آئیں جن پر ''بیت الطیب'' اور ''بیت الخبیث'' لکھا گیا ہو تو کوئی تعجب نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے تصنیف کردہ رسالہ (''الوصیت'' ص: ۳۲۴ روحانی خزائن ج:۲۰) پر درج ہے:

''اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیۃ کے تمام شرائط پورے کردیئے ہوں، ان کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ ان کے فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔''

اس پر قادیانی صرف اپنا سر ہی پیٹ سکتے ہیں، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصنیف (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۴۳) پر لکھا ہے:

''مومن کسی صورت میں طاعون کا مستحق نہیں ہوسکتا بلکہ یہ کافر اور فاسق کے لئے مخصوص ہے۔''

پھر آگے جاکر ص:۵۸۳ پر لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ میرے تمام الہامات میں جہنم سے مراد طاعون ہے۔''

خود ساختہ نبی کے مندرجہ بالا دونوں فرمودات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جائیداد کا دسواں حصہ دے کر ہر کافر اور فاسق طیب بہشتی بن سکتا ہے۔ رسالہ الوصیۃ کے ص:۳۲۱ کے نیچے حاشیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ یہاں دفن ہونے والا ہر شخص بہشتی ہے۔''

اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بہشت کی قیمت؟ آمدن اور منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ!

مرزا مسرور احمد قادیانی نے آج کل اس بہشت کی سیل لگا رکھی ہے، ہر جھوٹا چور، اچکا، شرابی، زانی اور جواری قادیانی جائیداد کا دسواں حصہ دے کر اس سیل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

کوئی بعید نہیں کہ قادیانی چینل MTA پر ایسے اشتہار بھی دیکھنے کو ملیں کہ جاگئے، دوڑیئے، جلد آیئے کیونکہ بہشت کی سیٹیں بہت کم رہ گئیں ہیں، دیر نہ کیجئے، پیسے دیجئے اور بہشت لیجئے، بہت دیر سے آنے والے قادیانی شاید ایک پنجابی شاعر امام دین کا یہ شعر بھی گنگناتے ہوئے ملیں:

جنت کی سیٹیں تو بک ہوچکی ہیں
توجھتی نال دوزخ چ وڑ اما مدینا

☆☆..............☆☆

مکتوب جرمنی

محترم مولانا اللہ وسایا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے۔ آمین۔

معذرت خواہ ہوں کہ لکھنے کا سلسلہ کچھ دیر رکا رہا، سستی تو نہ تھی البتہ مصروفیت آڑے آئی۔ قادیانیت کو چھوڑ کر جب سے اسلام قبول کیا ہے الحمدللہ! زندگی میں انقلاب آیا ہے۔ قاری مشتاق الرحمن صاحب اور مرحوم مولانا منظور احمد الحسینی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی۔ جرمنی میں ختم نبوت کا علم بلند رکھے ہوئے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مزید توفیق دے۔ آمین۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے لئے مضمون بعنوان ''طیب یا خبیث'' ارسال خدمت ہے، شائع ہونے کی صورت میں برائے مہربانی مجلہ کی ایک کاپی خاکسار کو بھی ارسال فرمادیں، چند ماہ سے سلسلہ رکا ہوا ہے، تمام بزرگان، بھائیوں اور دوستوں کو محبت بھرا سلام اور درخواست دعا۔

طالب دعا:

افتخار احمد کولون (جرمنی)

وجودِ زن سے ہے کائنات میں رنگ

نیک عورت کے فضائل و مناقب

مولانا محمد اسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان کے روزے رکھ لیا کرے اور اپنی آبرو کی حفاظت رکھے اور اپنے خاوند کی تابعداری کرے وہ بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ جس عورت کا شوہر باہر ہو وہ اپنی ذات میں اس کی اس حالت میں نگہبانی کرے کہ بناؤ سنگھار ترک کر دے اور اپنے پاؤں کو مقید کر دے (یعنی ادھر ادھر فضول نہ پھرے) اور سامان زینت کو معطل کر دے (یعنی چھوڑ دے) اور نماز کی پابندی رکھے' وہ قیامت کے روز کنواری لڑکی کر کے اٹھائی جائے گی۔ پس اگر اس کا شوہر مومن ہوا تو وہ جنت میں اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس کا شوہر مومن نہ ہوا (مثلاً خدانخواستہ دنیا سے بے ایمان ہو کر مرا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کا نکاح کسی شہید سے کر دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عورتوں سے کیا تم اس بات پر راضی نہیں (یعنی راضی ہونا چاہئے) کہ جب تم میں کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہوتا ہے تو اس کا ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو اور جب اس کو دردِ زہ ہوتا ہے تو آسمان اور زمین کے رہنے والوں کو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان مخفی رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں' پھر جب وہ بچہ جنتی ہے تو اس کے دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہیں نکلتا اور اس کے پستان سے ایک مرتبہ بھی بچہ نہیں چوستا جس میں اس کو ہر گھونٹ اور ہر چوسنے پر ایک نیکی نہ ملتی ہو اور اگر بچے کے سبب اس کو رات کو جاگنا پڑے اس کو راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر ملتا ہے۔ اے سلامت (یہ حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلائی کا نام) ہے اور وہی اس حدیث کی راوی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم کو معلوم ہے کہ اس سے میری مراد کون سی عورتیں ہیں؟ جو نیک ہیں' ناز پروردہ ہیں (مگر) شوہروں کی اطاعت کرنے والی ہیں' اس شوہر کی ناقدری نہیں کرتیں۔'' (طس و ابن عساکر حسن بن سفیان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تحقیق حق تعالیٰ نے عورتوں کے حصہ رشک (کا ثواب) لکھا ہے اور مردوں پر جہاد لکھا ہے' پس جو عورت ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے (رشک کی بات پر جیسے شوہر نے دوسرا نکاح کرلیا) صبر کرے گی اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (طب عن ابی مسعودؓ)

دیکھئے ایک ذرا سے صبر پر کتنا بڑا ثواب ملتا ہے جو مردوں کو کس دشواری سے ملتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بدکار عورت کی بدکاری ہزار بدکار مردوں کے برابر اور نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیاء اللہ کی عبادت کے برابر ہے۔'' (ابوالشیخ عن ابن عمر)

دیکھئے کتنے تھوڑے عمل پر کتنا بڑا ثواب ملا' یہ عورتوں کی رعایت نہیں تو کیا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہاری بیبیوں میں سب سے

اچھی وہ عورت ہے جو اپنی آبرو کے بارے میں پارسا ہو اپنے خاوند پر عاشق ہو۔"

شوہر سے محبت کرنا نفس کی خوشی ہے مگر اس میں فضیلت اور ثواب ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جب اس کے پاس جاتا ہوں تو وہ کہتی ہے مرحبا ہو میرے سردار کو اور میرے گھر والوں کے سردار کو اور جب وہ مجھ کو رنجیدہ دیکھتی ہے تو کہتی ہے کہ دنیا کا کیا غم کرتے ہو تمہاری آخرت کا کام تو بن رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اس عورت کو خبردار کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والوں میں سے ایک کام کرنے والی ہے اور اس کو جہاد کرنے والے کا نصف ثواب ملتا ہے۔

شوہر کی معمولی آؤ بھگت میں اس کو کتنا ثواب مل گیا۔

اسماء بنت یزید انصاریہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں عورتوں کی فرستادہ آپ کے پاس آئی ہوں (وہ عرض کرتی ہیں) کہ مرد جمعہ اور جماعت اور عیادت مریض اور حضور جنازہ اور حج و عمرہ و حفاظت سرحد اسلامی کی بدولت ہم پر فوقیت لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو واپس جا اور عورتوں کو خبر کر دے کہ تمہارا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگھار کرنا یا حق شوہری ادا کرنا اور شوہر کی رضامندی کی جو یا رہنا اور شوہر کی مرضی کے موافق اس کا اتباع کرنا یہ ان سب اعمال کے برابر ہے (جو مردوں کے ذیل میں ذکر کئے گئے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عورت اپنی حالت حمل سے لے کر بچہ جننے تک اور دودھ چھڑانے تک فضیلت و ثواب میں ایسی ہی ہے جیسے اسلام کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کرنے والا جس میں وہ ہر وقت مجاہدہ کے لئے تیار رہتا ہے اور اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

(طب عن ابن عمر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے بیبیو! یاد رکھو کہ تم میں جو نیک (عورتیں) لوگوں سے پہلے جنت میں جائیں گی (پھر جب شوہر جنت میں آئیں گے تو) ان عورتوں کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ سرخ اور زرد رنگ کی سواریوں پر ان کے ساتھ ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی۔" (ابوالشیخ عن ابی امامہ)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے، جس میں وہی مضمون ہے جو اس سے قبل حدیث چہارم میں ہے بس اتنا فرق ہے کہ دودھ پلانے پر یہ فرمایا:

"جب وہ عورت دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ کے پلانے پر ایسا اجر ملتا ہے جیسے کسی جاندار کو زندگی دے دی۔ پھر جب دودھ چھڑاتی ہے تو فرشتہ اس کے کندھے پر (شاباشی سے) ہاتھ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ پچھلے گناہ سب معاف ہو گئے اب آگے جو کرے از سر نو کر (ان میں جو گناہ کا کام ہوگا وہ آئندہ لکھا جائے گا)۔"

ان گناہوں سے مراد صغائر ہیں، مگر صغائر کا معاف ہو جانا کیا تھوڑی بات ہے؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو وصیت کی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ خرچ کیا کر اپنی وسعت سے اپنے اہل خانہ پر۔

جو لوگ باوجود وسعت کے بیوی کے خرچ میں تنگی کرتے ہیں وہ ذرا اس حدیث کو دیکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرے مگر گھر کو برباد نہ کرے (یعنی قدرت و مناسب مقدار سے زیادہ خرچ نہ کرے) تو اس عورت کو بھی ثواب ملتا ہے، بسبب اس کے خرچ کرنے کے اور اس کے شوہر کو بھی اس کا ثواب ملتا ہے بوجہ اس کے کمانے کے اور تحویل دار کو بھی اسی کے برابر ملتا ہے، کسی کا اجر گھٹتا نہیں۔

(ق: عائشہؓ)

پس عورت یہ نہ سمجھے کہ جب کمائی مرد کی ہے تو میں ثواب کی کیا مستحق ہوں گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عورتوں پر نہ جہاد ہے (جب تک علی الکفایہ ہے) اور نہ جمعہ اور جنازے کی ہمراہی۔" (طعن عن ابی قتادہؓ)

پھر دیکھئے گھر بیٹھے ان کو کتنا ثواب مل جاتا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عورتیں مردوں ہی کے اجزا ہیں۔" (حم عن عائشہؓ)

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حوا رضی اللہ عنہا کا پیدا ہونا مشہور ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کے احکام بھی مردوں ہی کی طرح ہیں (باستثنائے احکام مخصوصہ) پس اگر ان کے فضائل وغیرہ جدا نہ بھی ہوتے تب بھی کوئی دلگیری کی بات نہیں۔ جن اعمال پر فضائل کا مردوں سے وعدہ ہے، ان ہی اعمال پر عورتوں سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب عورتوں سے اچھی وہ عورت

ہے کہ جب خاوند اس کی طرف نظر کرے تو وہ اس کو مسرور کردے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان اور مال میں اس کو ناخوش کرکے اس کی کوئی مخالفت نہ کرے۔" (حم ن ک عن ابی ہریرۃؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ رحمت فرمائے پائجامہ پہننے والی عورتوں پر۔" (قط فی الافراد ک فی تاریخہ ہب عن ابی ہریرۃؓ)

اگر چہ پائجامہ کا پہننا پردے کی مصلحت کے لئے مثل امر طبعی ہے مگر اس میں بھی عورت نے پیغمبر علیہ السلام کی دعا لے لی۔ یہ کتنی بڑی مہربانی ہے عورتوں کے حال پر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کسی عورت کا گھر گرہستی کا کام کرنا جہاد کرنے والوں کے جہاد کے رتبے کو پہنچتا ہے انشاء اللہ۔" (ع عن انسؓ)

کیا انتہا ہے اس عنایت کی۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے حق میں (میری) نصیحت بھلائی کرنے کی قبول کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ (متفق علیہ)

یعنی اس سے راستی و درستی کامل کی توقع مت رکھو اس کی کج فہمی (یعنی اس کی ٹیڑھی سمجھ اور کم فہمی پر) صبر کرو انداز ہ کیجئے کہ عورتوں کی کس قدر رعایت کا حکم ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ مومن مرد کو مومن عورت سے (یعنی اپنی بیوی سے) بغض نہ رکھنا چاہئے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت کو ناپسند کرے گا تو دوسری کو ضرور پسند کرے گا۔ (روایت کیا اس کو مسلم نے) یعنی یہ سوچ کر صبر کرے۔

عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی کو غلام کی طرح (بے دردی سے) نہ مارنا چاہئے کہ پھر ختم دن پر جماع کرنے لگے۔ (متفق علیہ)

یعنی یہ مروت کیسے گوارا کرے گی؟

حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھانا کھائے اس کو بھی کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور بول چال گھر ہی کے اندر رہ کر چھوڑی جائے۔ (احمد وابوداؤد و ابن ماجہ) یعنی اگر روٹھے تو گھر سے باہر نہ جائے۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب مومن ہیں (مگر) ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے ہوں۔ (روایت کیا اس کو ترمذی نے اور اس کو حسن صحیح کہا ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیویوں کو ساتھ لے کر حج کیا تو ارشاد فرمایا: "بس یہ حج تو کرلیا پھر اس کے بعد بوریوں پر جمی بیٹھی رہنا۔" (حم عن ابی ہریرۃؓ) مطلب یہ کہ بلاضرورت شدیدہ سفر نہ کرنا۔

مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر کا سربراہ نہیں بنتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے کہ نہ اس کی پرواہ ہے کہ اس نے کیسا لباس پہن لیا اور نہ اس کا خیال رہے کہ بھوک کی آگ کس چیز سے بجھائی۔ جو لوگ اپنی تن پروری و تن آرائی میں رہ کر گھر والوں سے بے پرواہ رہتے ہیں وہ اس سے عبرت پکڑیں۔ بقول شیخ سعدیؒ:

بہیں آں بے حمیت را کہ ہرگز
نخواہد دید روئے نیک بختی
تن آسانی گزیند خویشتن را
زن و فرزند بگذارد بہ سختی

یعنی دیکھ اس بے حمیت کو وہ ہرگز نیک بختی کا منہ نہیں دیکھے گا جو اپنے لئے تن آسانی اختیار کرے اور اہل و عیال کو سختی میں چھوڑے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس عورت کے تین بچے مر جائیں اور وہ ثواب سمجھ کر صبر کرے تو بہشت میں داخل ہوگی" ایک عورت بولی یارسول اللہ! جس کے دو ہی بچے مرے ہوئے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کا بھی یہی ثواب ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک صحابیؓ نے ایک بچے کے مرنے کا پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کے لئے بھی یہی فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے کہ جو حمل گر گیا ہو وہ بھی اپنی ماں کو گھسیٹ کر بہشت میں لے جائے گا جب کہ ثواب سمجھ کر صبر کرے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے اونچا خزانہ نیک بخت عورت ہے کہ خاوند اس کو دیکھنے سے خوش ہو جائے اور جب خاوند کوئی کام اس کو بتادے تو حکم بجالائے اور جب خاوند گھر پر نہ ہو تو عزت و آبرو تھامے بیٹھی رہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عرب کی عورتوں میں قریش کی نیک عورتیں دو باتوں میں سب سے اچھی ہوتی ہیں: ایک تو بچے پر خوب شفقت کرتی

ہیں اور دوسرے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔“

معلوم ہوا کہ عورت میں یہ خصلتیں ہونی چاہئیں۔ بعض عورتیں خاوند کا مال بڑی بے دردی سے اڑاتی ہیں‘ اسی طرح اولاد پر جیسے کھانے پینے کی شفقت ہوتی ہے اس سے زیادہ اس کی عادتیں سنوارنے کی ہونی چاہئے‘ نہیں تو ادھوری شفقت ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کنواری لڑکیوں سے نکاح کرو‘ کیونکہ ان کی بول چال خاوند کے ساتھ نرم ہوتی ہے یعنی شرم وحیا کی وجہ سے بدلحاظ اور منہ پھٹ نہیں ہوتیں اور ان کو تھوڑا خرچ دے دو تو خوش ہوجاتی ہیں۔“

معلوم ہوا کہ عورت میں شرم ولحاظ اور قناعت اچھی خصلت ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ بیوہ سے نکاح نہ کرو‘ بلکہ کنواری کی ایک تعریف ہے اور بعض حدیثوں میں ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ عورت سے نکاح کرنے پر ایک صحابی کو دعا دی ہے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ خصلتیں جو کنواری عورت کی بیان کی گئیں عمدہ اور قابل تحسین ہیں‘ اگر بیوہ میں یہ خصلتیں پائی جائیں تو وہ بھی اس اعتبار سے کنواری کے برابر ہے اور جو کوئی کنواری اتفاقاً ان خصائص سے موصوف نہ ہو تو وہ بھی بری شمار ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو وہ عورت بہشت میں جائے گی۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص کو چار چیزیں نصیب ہوگئیں اس کو دنیا اور آخرت کی دولت مل گئی‘ ایک تو دل ایسا جو نعمت کا شکر ادا کرتا ہو‘ دوسری زبان ایسی جس سے خدا کا نام لے تیسرے بدن ایسا کہ بلا ومصیبت پر صبر کرے اور چوتھے بیوی ایسی کہ اپنی آبرو اور خاوند کے مال میں دغا وفریب نہ کرے۔“

یعنی نہ آبرو کھودے‘ نہ مال خاوند کی مرضی کے بغیر خرچ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو عورت بیوہ ہوجائے اور خاندانی بھی ہے مالدار بھی ہے لیکن اس نے اپنے بچوں کی خدمت اور پرورش میں لگ کر اپنا رنگ میلا کردیا‘ یہاں تک کہ وہ بچے یا تو بڑے ہوکر الگ رہنے لگے یا مر گئے تو ایسی عورت بہشت میں مجھ سے ایسے نزدیک ہوگی جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔“

اس کا مطلب یہ نہیں کہ بیوہ کے بیٹھے رہنے کا ثواب زیادہ ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو بیوہ یہ سمجھے کہ نکاح سے میرے بچے ویران ہوجائیں گے اور اس عورت کو بناؤ سنگھار اور نفس کی خواہش سے کچھ مطلب نہ ہو (اور اپنی عصمت کا تحفظ کرے) تو اس کا یہ درجہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلانی عورت نفل نمازیں اور روزے اور خیرات کچھ زیادہ نہیں کرتی یوں ہی کچھ پنیر کے ٹکڑے دے دلا دیتی ہے لیکن زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بہشت میں جائے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی‘ اس کے ساتھ دو بچے تھے‘ ایک گود میں لے رکھا تھا دوسرے کی انگلی پکڑے ہوئے تھی‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ عورتیں اول پیٹ میں بچے کو رکھتی ہیں‘ پھر جنتی ہیں‘ پھر ان کے ساتھ کس طرح محبت ومہربانی کرتی ہیں؟ اگر ان کا برتاؤ خاوندوں سے برا نہ ہوا کرتا تو ان میں جو نماز کی پابند ہوتی بس بہشت ہی میں چلی جایا کرتی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اس عورت کو جو اپنے شوہر کے ساتھ محبت اور لاڈ کرے اور غیر مرد سے اپنی حفاظت کرے۔“ (قرعن علی)

مطلب یہ ہے کہ شوہر سے محبت کرنے اور اس کی منت سماجت کرنے کو خلاف شان نہ سمجھے جیسے مغرور عورتیں ہوتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں مساوات نہ کرے اور عدل وانصاف سے جی چرائے تو وہ شخص قیامت کے دن اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا نصف بدن مفلوج ہوگا۔

کس قدر تاکید کی گئی ہے دو عورتوں میں مساوات کرنے کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیال داری (یعنی ان کی پرورش کی ذمہ داری) کرے پھر ان کو ادب (یعنی دینی تعلیم) سکھائے اور ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو بے فکر کردے (یعنی ان کی شادی ہوجائے جس سے وہ پرورش سے بے فکر ہوجائیں) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت واجب

کر دے گا'ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو میں بھی یہی فضیلت ہے'ایک شخص نے ایک کی نسبت پوچھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:ایک میں بھی یہی فضیلت ہے۔''

(شرح السنۃ'مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنی عورتوں کے ساتھ لطف و مہربانی اور نرمی کو لازم کرو'تم نہ تو ان پر ظلم کرو اور نہ ان پر تنگی پیدا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اس عورت کی بناء پر غضب فرماتا ہے جب کہ وہ مظلوم ہو جیسا کہ یتیم کے لئے غضب فرماتا ہے۔''

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا کہ یہ میری بیٹی نکاح سے انکار کرتی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: (نکاح کے بارے میں) اپنے باپ کا کہنا مان لے'اس نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا دین دے کر بھیجا ہے میں نکاح نہ کروں گی' جب تک آپ مجھے یہ نہ بتا دیں کہ خاوند کا حق بیوی کے ذمہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جائز کام میں اس کی تابعداری کرنا'اس نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا ہے'میں کبھی نکاح نہ کروں گی'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح جب وہ شرعاً با اختیار ہوں'بغیر ان کی اجازت کے مت کرو۔(بزار)

عورتوں کے حقوق کی کس قدر رعایت فرمائی کہ بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کسی جگہ کرنے کا اختیار نہیں۔

☆☆.........☆☆

مسلمان خواتین کے لئے راہ نجات

☆......ایک نیک اعمال عورت ستر اولیاء سے بہتر ہے۔

☆......ایک بداعمال عورت ہزار بداعمال مردوں سے بدتر ہے۔

☆......جب شوہر پریشان گھر آئے اور اس کی بیوی اس کو مرحبا کہے اور تسلی دے تو اللہ تعالیٰ اس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆...... جب شوہر سفر سے واپس آئے اور عورت اس کو کھانا کھلائے اور اس دوران اس نے کوئی خیانت بھی نہ کی ہو تو اس عورت کو ۱۲ سال کی نفلی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

☆......جو شخص اپنی عورت کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے اور بیوی اپنے شوہر کو رحمت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو رحمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

☆...... دو افراد کی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی ,ایک وہ جو اپنے مالک سے بھاگا ہو,دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو۔

☆......جو عورت غیر مرد کو دیکھے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت بھیجتے ہیں جیسے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح غیر مرد کو بھی دیکھنا حرام ہے۔

☆......سید البشر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں نامحرم مردوں سے پردہ کریں ,باریک کپڑا پہننے والی عورتیں ,لوگوں میں خواہش پیدا کرنے والی عورتیں اور غیر مردوں کی جانب خواہش رکھنے والی عورتیں یعنی تکلف اور بناؤ سنگھار سے رہنے والی عورتیں نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔(مسلم شریف)

☆......رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت نماز ,روزے کی پابندی کرے ,پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے ,اس کو اختیار ہے ,جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(مشکوٰۃ شریف)

☆......جو عورت بسم اللہ پڑھ کر آٹا گوندھے گی اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ڈال دیتے ہیں۔

☆......جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عطا فرماتے ہیں ,اپنی بیوی کو ایک مسئلہ سکھانا اسی سال کی عبادت کا ثواب ہے۔

☆......ایک حاملہ عورت کی دو رکعت نماز بغیر حاملہ عورت کی اسی رکعتوں سے بہتر ہے۔

☆......جو عورت حاملہ ہو اس کی رات عبادت اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے۔

☆......جب کسی عورت کا بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے لئے ستر سال کی نماز اور روزے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے ہر رگ کے درد پر ایک حج کا ثواب اور درجہ عطا ہوتا ہے ,اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت چالیس دن کے اندر وفات پا جائے تو اس کو شہادت کا ثواب اور درجہ عطا ہوتا ہے۔

☆......جب بچہ روئے اور ماں بغیر کوسے اس کو دودھ پلائے تو اس کو ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب ملتا ہے جب بچے کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اس خاتون کو خوشخبری سناتا ہے کہ:''اے خاتون !اللہ نے تم پر جنت واجب کردی ہے۔''

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم

کی خدمات پر ایک نظر!

رپورٹ: حافظ محمد فرقان انصاری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خلیفہ مجاز، فاتح فتنۂ گوہر شاہی مرشدی علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے ۱۹۸۰ء میں ٹنڈو آدم میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی اور یونٹ قائم کیا۔

پورے پاکستان میں سب سے زیادہ توہین رسالت، توہین قرآن اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے مقدمات ٹنڈو آدم میں درج ہیں۔ حضرت والا کی انتھک محنتوں اور کاوشوں کی وجہ سے ٹنڈو آدم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں پر ایک بھی قادیانی موجود نہیں، مگر خود قادیانی کہلوا کر ٹنڈو آدم میں رہ جائے، یہ ایک قادیانی کے لئے موت کا پیغام ہے۔

مجلس کے قائدین آپ کی مخلصانہ کاوشوں کے معترف تھے اور ہر سال کانفرنس میں قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، امام المناظرین مولانا عبدالرحیم اشعرؒ تشریف لاتے اور کانفرنس کو رونق بخشتے، حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ العالی نے اب سے کچھ سال پہلے تک یعنی جب تک سفر کی سکت تھی ٹنڈو آدم کو اپنی آمد سے نوازا اور رونق بخشی (اللہ میرے قائد کا سایہ تادیر میری جماعت پر سلامت رکھے اور ہمیں ان کی دعاؤں سے ختم نبوت کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے)۔

قائدین ختم نبوت کو بھی ٹنڈو آدم کی ختم نبوت کانفرنسز سے اس وجہ سے لگاؤ تھا اور ہے کہ ان کی تحریک کا ایک مضبوط سپاہی میرے مرشد حضرت حمادی صاحب کی شکل میں ان کے لئے یہاں موجود ہے (اللہ اس مجاہد مرد قلندر کا سایہ بھی ہم پر تادیر سلامت رکھے)۔

☆...... ماضی قریب میں جب ایک فتنہ مہدویت کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کی شکل میں ٹنڈو آدم سے قریب شہر کوٹری میں اٹھا اور اس نے توہین رسالت، توہین خدا، توہین اسلام پر مبنی تقاریر شروع کردیں، وال چاکنگ، پوسٹر لگوادیئے کہ امام مہدی ظاہر ہوچکا ہے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر مولانا احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم تھانے میں مقدمہ درج کروایا اور میر پور خاص کی انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت سے گستاخ رسول ریاض احمد گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا دلوائی۔

روزنامہ سندھی اخبار الک، سندھی ہفت روزہ ذات، اردو اخبار روزنامہ جنگ ہفت روزہ اخبار جہاں، انگلش اخبار روزنامہ ڈان سمیت مشعل پبلشنگ اردو بازار لاہور سے چھپنے والی انگلش کی چوتھی کتاب کے کاتب اور پبلشر، ایک اور انگلش کی کتاب جس میں انتہائی توہین رسالت کی گئی پر مقدمات درج کروائے، سابق وزیر کنور ادریس قادیانی، موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور احمد سمیت کئی ایک قادیانی شیطانوں پر حضرت علامہ احمد حمادی کی مدعیت میں مقدمات درج ہیں۔

☆...... جن کی پاداش میں مولانا حمادی پر کئی ایک بار قاتلانہ حملے بھی ہوئے، مگر رب العالمین نے حفاظت فرمائی۔

☆...... حضرت کی کوششوں اور کاوشوں سے بحمد اللہ ٹنڈو آدم کے بچے بچے پر قادیانی کفر آشکارا ہوچکا ہے اور قادیانی ایک گالی بن چکا ہے۔

☆...... فتنہ قادیانیت، فتنہ گوہر شاہی کے خلاف لاکھوں کی تعداد میں اردو، سندھی، انگریزی، عربی زبانوں میں لٹریچر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کی جانب سے چھپوا کر تقسیم کئے جاتے ہیں اور بیرون شہر یعنی سندھ بھر میں حضرت والا کی محنت سے جہاں کہیں بھی ختم نبوت کے یونٹ قائم ہیں ان تک بھی لٹریچر پہنچائے جاتے ہیں، ضلع سانگھڑ میں وقتاً فوقتاً مختلف مقامات میں مجلس کے پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں، اس کے علاوہ علامہ احمد میاں حمادی کی زیر نگرانی مساجد، جامع مسجد انوار ختم نبوت، جامع مسجد خاتم النبیین، جامع مسجد حسنین، جامع مسجد بلال، سمیت دیگر مساجد میں بھی ختم نبوت کنونشنز مختلف اوقات میں منعقد کئے جاتے ہیں۔

☆...... ٹنڈو آدم میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچ یونٹ قائم ہیں جو اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہیں، تمام یونٹوں کا ایک بار ہر ہفتہ جمعہ کے دن مرکزی دفتر جامع مسجد ختم نبوت میں اجلاس ہوتا ہے اور تمام یونٹ کے امیر ہفتے بھر کی کارروائی اجلاس میں پیش کرتے ہیں۔

☆...... امسال ہر سال سے کہیں زیادہ کارکنان چناب نگر ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے بھی گئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے ہر سال رمضان المبارک کے چھبیسویں روزے کو وکلائے ختم نبوت منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ، امام بخش بلوچ ایڈووکیٹ کے اعزاز میں افطار پارٹی اور بعد نماز عشاء عظیم الشان "ختم نبوت کنونشن" کا انعقاد بھی ہوتا ہے، جس میں علماء کرام معززین شہر سمیت مقامی پولیس و سول انتظامیہ بھی شرکت کرتی ہے، امسال ان پروگراموں میں وکیل ختم نبوت امام بخش بلوچ ایڈووکیٹ، عبدالحکیم کھوسو ایڈووکیٹ، جماعت اسلامی کے صوبائی رہنما عبدالعزیز غوری، جماعت اہلسنت کے مقامی رہنما مولانا عبدالرحمن، جمعیت علماء اسلام کے ضلعی رہنما حاجی محمد ہاشم، مولانا محمد عثمان سموں، قاری محمد عباس خانخیلی، شہری اتحاد کے شوکت علی بہنبھن، یونین آف جرنلسٹس کے ضلعی صدر شیر علی بہنبھن ایڈووکیٹ سمیت تمام معززین شہر نے شرکت کی۔

راہروانِ حجاز سے

مجھ کو بھی ساتھ جانبِ گلزار لے چلو
اے رہروانِ کوچۂ دلدار لے چلو

ہیں جس دیارِ پاک پہ ہر آن رحمتیں
پیہم جہاں ہے بارشِ انوار لے چلو

ذرے جہاں کے ہمسرِ ماہ و نجوم ہیں
پھولوں سے بھی حسیں ہیں جہاں خار لے چلو

آئے گا جوش، شانِ کریمی کو دیکھ کر
نیکو! تم اپنے ساتھ گناہگار لے چلو

تم ہو بلند بخت، نہ صرفِ نظر کرو
ہو جائے میرا بخت بھی بیدار لے چلو

بے شک متاعِ عشق و جنوں ہے تمہارے پاس
رکھتا ہوں میں بھی دیدۂ خونبار لے چلو

روشن ضمیر قافلے والو! کرم کرو
ساتھ ایک تیرہ قلب و سیہ کار لے چلو

میں ہوں غریقِ بحرِ معاصی، مگر
مجھ سے نہ اس طرح سے ہو بیزار لے چلو

مجھ ناتوان و خستہ و بیمار پر کرم
اللہ ہو تمہارا مددگار لے چلو

کانٹے جو راہ کے ہیں، ہٹاتا چلوں گا میں
آئی جو کوئی وادیٔ پُرخار لے چلو

میں تشنہ کامِ عشق ہوں یارو مدد کرو
تم ہو شرابِ عشق سے سرشار لے چلو

بھاری تھی شب مریض پہ لیکن وہ کٹ گئی
اب ہو رہے ہیں صبح کے آثار لے چلو

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122-061-4583846 فیکس: 0092-61-4542277

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **سید نفیس الحسینی** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت